بحمدہ تعالی

وقعات السنان از جناب تھانوی صاحب کی چکتی سوا
دو ورقی بسط البنان کو دھوئیں بکھیر دیں جناب تھانوی صاحب ہی کے
مونھ ثابت کر دیا کہ حفظ الایمان ضرور کفری اور اوسکا مصنف اسلام سے
خارج شرح مواقف و طوالع جنسے بہت کچھ سند لائے تھے اونھین سے ثابت
کر دیا کہ وہ صاف لفظون مین جناب تھانوی صاحب کی تکفیر فرما رہی ہین اور تھانوی صاحب
کو بھی سر اونھین اپنی سند بنا رہی ہین غرض اول تا آخر بسط البنان کی ساری بنا و ٹھاٹھ
کو ریزہ کر دیے فقط مسئلہ علم غیب مین اوسکی ۱۴ سطرین چھوڑ دی تھین اونکی رد مین

یہ دوسرا رسالہ مبارک عجالہ مسمی بنام تاریخی

ادخال السنان الی الحنک الحلقی بسط البنان

۱۳۳۱ھ

تصنیف لطیف جناب مولٰنا مولوی ابو البرکات محی الدین جیلانی آل الرحمن
محمد قادری برکاتی نوری نورہ اللہ تعالے بالکمال المعنوی والصوری

مع بعض فتاوای نافعہ در مسئلہ علم غیب

از جناب مولوی حکیم ابو العلا امجد علی صاحب اعظمی قادری رضوی سلمہ [illegible] ابقاہ

مطبع اہلسنت و جماعت بریلی مین
چھاپ کر شائع کیا

بار اول
۱۰۰۰ جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت گرامی منش سراپا دانش وسیع المناقب جناب اشرفعلی تھانوی صاحب

الحمد للہ کہ آپکی جھوٹی بسط البنان نے ادھر کا پورا سچا بسیط بیان دیکھ لیا اب زمین نگر ہوگی جو وہ سطرین جنہین اوسنے مسئلہ علم غیب پر کچھ اپنا مونھ کھولا ہے یہ مسئلہ بفضلہ تعالی ادھر کے رسائل مین بروجہ اعلی مدت سے طے ہو لیا مخالفین کو ایک قرن پورا بلکہ زائد گزرا کہ مہر سکوت بزبان وسنگ صموت در دہان ہین اور انشاء اللہ العزیز تا قیام قیامت یونہی رہینگے وما یبدئ الباطل وما یعید مگر یہان جناب کی رسلیا اپنی طائفے بھر کی ساری عمر کی سب سے چمکتی کمائی بر سر محفل لائی اور بڑے ٹھسے سے دکھائی اور ہے بھی یہ کہ اس سے بہتر اونکے کیسون ہمیانیون صندوقچیون مین کچھ بھی نہین تو اسکی دندان شکنی بقدر حاجت ضرور مناسب پھر سماۃ کی ساری ادائین اول تا آخر فردًا فردًا نظر بین کھا چکین جھٹی کر دودھ کا مزہ پا چکین یہ چند سطری نزاکت کیون سسکتی چھوڑ دی جائے کیونہ اپنیم برعلم کی بلندی پائے لہذا بعض سوالات اوسنے جائیے وقعات السنان میز

۱۳۲ سوال تھے آگے چلیے وباللہ التوفیق **فصل اول** در بارہ الٰہی سی تھانوی صاحب کی محرومی **سوال ۱۳۳** جناب تھانوی صاحب نے ملاحظہ ہو رسلیا آیۂ کریمہ ولوکنت اعلم الغیب سے استدلال کرنے چلے اور جب دیکھا کہ کلام الٰہی مین اوسکی گزر نہین تو قرآن عظیم مین اپنی طرف سی پیوند بڑھا گئی کہیے یہ کونسی حیا۔ کس دیانت کی ادا کس ایمان کا تقاضا۔ یہ ذرا سی فتنی سواد دو ورقی رسلیائے ملا تھانوی بے ذی ہوش۔ دیکھا کہ یہان نہ عہد ہے نہ عہد یا جنس سے کام چلتا ہے کسی غیب خاص یا مطلق کوئی ساغیب جاننے پر اوس جزا کا ترتب کہ بہت بھلائی جمع کر لیتا اور کوئی برائی نہ پہنچتی باتی معقول نہین لہذا جب عہد نہ ہوا تو استغراق آہی متعین لہذا خدا کا دھرا سر پر اوسے ماننا پڑا کہ آیت مین عموم نفی نہین یعنی یہ معنی نہین کہ مین اصلا علم غیب نہین رکھتا بلکہ صرف نفی عموم ہے یعنی ایسا نہین کہ جمیع غیوب بلا استثنا مجھے معلوم ہون۔ یہ بلاشبہہ حق تھا۔ اب سوجھی کہ اوسکی خصم کب اسکے منکر ہین وہ تصریحین فرما رہی ہین کہ جمیع غیوب غیر متناہیہ بالفعل کا علم کہ اصلا ازل سی ابدا آباد غیر متناہی تک کی کوئی شے مخفی نہو مخصوص بحضرت عزت ہے حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام کا علم کریم تمام مکتوبات لوح و مکنونات قلم یعنی ماکان و مایکون من اول یوم الی آخر الایام کو محیط اور اوس سی بدرجہا زائد علوم بیشمار متعلقہ بذات وصفات وآخرت پر مشتمل ہے نہ کہ محیط جمیع غیوب ومعاذ اللہ مساوی علم الٰہی۔ تو آیت نے رسلیا کو کچھ نفع ندیا لہذا اونسے سنت یہود پر قائم ہو کر کلام الٰہی مین پیوند کی ٹھہرائی جمیع غیوب مین الی یوم القیمہ کی قید اپنی گرہ سے بڑھائی۔ جناب تھانوی صاحب دھرم دھرم سے کہنا یہ الی یوم القیمہ کا لفظ یہان آیت کریمہ مین کہان ہے۔ تھانوی صاحب یہ قرآن ہے

جسمین نقص وزیادت خارج از امکان ہی لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید تھانوی صاحب رافضی بھی قرآن کریم مین صرف کمی مانتے ہین زیادت وہ بھی محال جانتے ہین رسلیا تو اوسمین زیادت کر چلی افسوس کہ نہ حفاظ کے سینے اوسکے اختیار مین ہین نہ کاتبون کے قلم ورنہ ضرور آیت مین الی یوم القیمۃ بڑھوا لیتی سوال ۱۳۴ تھانوی صاحب آپنے رسلیا والی کا اندھاپن بھی دیکھا خود ہی اسی رسلیا ہان ہان اسی سوا دو ورقی مین اس عبارت سے یون ہی صفحہ بعد شرح مواقف سے نقل کیا کہ الاطلاع علی جمیع المغیبات لایجب للنبی ولہذا قال سید الانبیاء ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء دیکھیے تو یہ وہی آیت ہے یا کوئی اور۔ اسمین جمیع غیوب ہے یا صرف قیامت تک کے۔ کیا آپ رسلیا والے کو دز دبکف چراغ کہینگے سوال ۱۳۵ آیت مین ایک پہلو تو یہ تھا جسے رسلیا نے پیوندکاری کر کے بچایا دوسرا پہلو علم ذاتی کی نفی ہی یعنی مین بذات خود بے خدا کے بتائے غیب جان لیا کرتا تو بہت بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی یہ نہایت صاف معنی تھے رسلیا اسے یون اڑانا چاہتی ہی کہ جو تالی اس مقدم پر مرتب کی گئی ہے وہ دلیل ہے مقدم کے عام ہونے کی کیونکہ استکثار خیر و عدم مس سوء مطلق علم کے لوازم سے ہے نہ کہ علم بالذات کے یہ حکم بداہت عقل کے خلاف ہے کہ اگر آئندہ کا واقعہ خود منکشف ہو تب تو مس سوء سے بچ جائیگا اور جو خدای تعالے کے بتلانے سے منکشف ہو تو مس سوء ہو جناب تھانوی صاحب رسلیا والا عقل کا نام ناحق لے اوس سے اور عقل سے تو قدیم دشمنی ہی وہ تو اوسکے نصیبے بفضلہ تعالی نصیب دشمنان ہی رسلیا کو خدا ہی کہنے کی سمجھ نہین

استدلال تھانوی صاحب کا دوسرا رد رسلیا والی کی عقل و فہم پر

استدلال تھانوی صاحب کا تیسرا رد۔ رسلیا والی کی بیعقلی

مقدم کو عام لیتی ہے یعنی اینجز جمیع متناولات ذاتی وعطائی سبکو جامع تو اوسکے طور پر یعنی
یہ ہوئی کہ اگر جمیع اقسام ذاتی وعطائی کا علم غیب مجھے ہوتا تو یہ لازم آتا اس سے نفی
عموم ہوئی نہ عموم نفی آخر یہ تو اوسکی بے تمیزی ہے اطلاق کی جگہ عموم بولی ہر اب اوس سے
کہیے کہ بعد اس تسلیم کے کہ مجرد علم غیب مستلزم عدم مس سوء ہے واقعی حصول علم پر ذاتی
وعطائی دونون کا یہی حکم مگر وہ نصیب دشمنان والا نکتہ اور ہے جہانتک رسلیا
والے کی سمجھ نہین پہنچ سکتی ذاتی وعطائی بعد الحصول مین فرق نہ سہی کیا نفس حصول مین
زمین آسمان کا فرق نہین کیا آپ نہین جانتے کہ ذاتی کا حصول اپنی ذات سے ہے
غیر کا محتاج نہین اور عطائی کا حصول محتاج درست مگر عطا ہو دیا تو ملا ورنہ نہین تو
جسے علم غیب عطا سے ملتا ہو اور جمیع غیوب الی یوم القیمہ بالفعل ابھی منکشف
نہوے اگرچہ آئندہ منکشف ہو جائینگے وہ یہ دعوی کیونکر کر سکتا ہو کہ مجھ کو کوئی برائی
نہ پہنچیگی کیا ممکن نہین کہ بعض ضرر آنے والے ہون کہ معطی نے ابھی اونکا علم ندیا
اگرچہ آئندہ جمیع غیوب عطا کر دیگا اوس ضرر سے بچنے کا ذریعہ کیا ہے بخلاف اوسکی
جسکا علم اپنی ذات سے ہے کیا اوسے کوئی حالت منتظرہ باقی ہو اور رسلیا خود مانتی
ہے کہ آیت ایسے ہی علم کی نفی فرماتی ہو جسپر جزائی مذکور کا ترتب ہو سکے نہ اوسکی جسپر
ترتب ہی نہو اب فرمائیے علم ذاتی مراد ہوا یا نہین ذرا ڈھونڈھیے تو وہ رسلیا کی
بداہت عقل گھر کے کس کونے مین گھس گئی۔ شاید رسلیا ہی کے امثال کو کہا
ہے کہ عقولہن فی . . . . ہن سوال ۱۳۶ رسلیا کی بداہت بلادت
سب بالائے طاق یہ بھی آپنے دیکھا کہ رسلیا آیہ کریمہ کو بالکل باطل وبے معنی کی
دیتی ہے کہتی ہے کہ استکثار خیر بعد مس سوء مطلق علم کے لوازم سے ہے

استدلال تھانوی کا چوتھا رد۔ رسلیا والی نے آیت کریمہ کو باطل کر دیا

تھانوی صاحب اوس سے پوچھیے تو کاہے سے کھائی تھی فقط کسی امر کا پہلے سے
جان لینا اوسکے خیر کی تحصیل اور شر کے دفع کو کیونکر مستلزم ہوگیا جبتک اوس
تحصیل و دفع پر قدرت نہو اور قدرت کر ساتھ اوسکے اسباب بھی مہیا ہون اور
موانع بھی معدوم ہون ورنہ جاننا کیسے قدرت نہین تو کیا کر سکتے ہو قحط مین مرنے
والے روٹی پکانا کھانا اور اس طریقہ سے بھوک کا دفع کرنا سب کچھ جانتے ہین
پھر یہ جاننا اونکے کیا کام آتا ہے حفظ الایمان نے جسوقت حضور پر نور سید عالم
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اقدس مین یہ شدید گالی پاگل چوپائے
والی لکھی تھی خوب جانتی تھی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے غلام
اپنے مولے پر ایسی دشنام دیکھکر ہرگز خاموش نہ رہینگے ضرور رسلیا والے کی تکفیر کرینگے
پھر اس جاننے نے اوسکو کیا نجات دی شدت کی تکفیر اور عرب سے عجم تک تفضیح
وتشہیر ہوکر رہی اب عموم مقدم کی خبرین کہیے کیا اب بھی آپ نہ سمجھے کہ واقعی علم
بالذات ہی وہ چیز ہے جو اس لزوم کا ضامن ہو علم بالذات کو الوہیت لازم
الوہیت کو قدرت تامہ لازم اور علم و قدرت تامہ کے اجتماع کو لزوم جزاء مذکور لازم
تو حاصل آیت یہ ٹھہرا کہ اے کافرو تم جو مجھسے تعیین وقت قیامت پوچھتے ہو یہ عیب ہے
کہ بے خدا کے بتائے مین نہین جان سکتا اگر بے خدا کے بتائے مجھے غیب کا علم ہوتا تو
میری قدرت بھی ضرور تام ہوتی اور کوئی بات میری خلاف نہو سکتی حالانکہ تم دیکھ رہے ہو
کہ تکالیف جسمانی مجھے پہنچ جاتی ہین بعض لڑائیان میرے اصحاب کے خلاف ختم ہوتی ہین
تو ظاہر ہے کہ مین اپنے رب کے اختیار مین ہون پھر اوسکی بتائی کیونکر جان لون یا اوسکے
اذن کی کیونکر بتا دون اور اسی معنی پر خود آیت کا صدر دلالت فرماتا ہے کہ قل لا املک لنفسی

ماله
اسی طرح کہ علم [illegible] مطلق [illegible] قدرت تامہ [illegible] الوہیت [illegible] قدرت تامہ لازم [illegible]

ضرا ولا نفعا الا ما شاء اللہ تم فرمادو کہ مین اپنی جان کے نفع نقصان کا خود مالک نہین مگر اسقدر کہ اللہ نے چاہا - کیون تھانوی صاحب آیۂ کریمہ کے صاف معنی بلکہ معاذ اللہ اوسے باطل و مہمل کردینا کسکا کام ہے **سوال ۳۱** تھانوی صاحب آپنے کبھی شفای امام قاضی عیاض اور اوسکی شرح نسیم الریاض کا بھی نام سنا ہے اوسمین فرماتے ہین (ہذہ المعجزۃ فی الملاعه صلے اللہ تعالے علیہ وسلم علی الغیب (معلومۃ علے القطع) بحیث لا یمکن انکارہا او التردد فیہا لاحد من العقلاء لکثرۃ رواتہا واتفاق معانیہا علی الاطلاع علے الغیب) وہذا لا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علیہ باعلام اللہ تعالی لہ فامر محقق بقولہ تعالی فلا یظہر علے غیبہ احد الا من ارتضی من رسول یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا معجزۂ علم غیب یقیناً ثابت ہے جسمین کسی عاقل کو انکار یا تردد کی گنجائش نہین کہ اسمین حدیثین بکثرت آئین اور اون سب سے بالاتفاق نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت ہے اور یہ اون آیتون کے کچھ خلاف نہین جو بتاتی ہین کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہین جانتا اور اسیطرح آیت لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر مین اگر غیب جانتا تو بہت بھلائی جمع کرلیتا ان آیتون مین بلا واسطہ علم غیب کی نفی ہے اور اللہ تعالی کے علم دینے سے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم غیب ملنا تو یقینی بات ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے وہ اپنے غیب پر کسیکو مسلط نہین کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسول کے اتنے کیون تھانوی صاحب یہ وہی آیت ہے یا نہین جسے علمای کرام نے علم بالذات کی نفی پر محمول کیا یا نہین علم غیب بالواسطہ یعنی بعطاے آلہی نبی صلی اللہ

استدلال تھانوی کا [illegible]

تعالی علیہ وسلم کیلیے ثابت ملنایا نہیں اس آیت مین اوسکی نفی نہونا بتایا یا نہیں کہ تو آپکے نزدیک معاذ اللہ علم ابداہت عقل کر مخالف مین یا رسلیا و الا باطل سوال ۱۳ تھانوی صاحب اور ونکا ذکر جانے دیجیے آپ بیتی الائیے رسلیا والا قرآن عظیم کو ناحق تکلیف دی قرآن کی سمجھ اسکو بڑون کو تو نصیب نہین اسمعیل دہلوی صاحب کی دیکھیے تقویت الایمان مین آیتون کی کیا گیا کایا پلٹ کی ہر قرآن کریم تو قرآن کریم رسلیا خود اپنا لکھا تو سمجھتی ہی نہیں اسی دلیل کی گردھت مین ابھی ابھی تو لکھ چکی ہے کہ ظاہر ہے کہ عین وقت وفات تک مس ضر رہوا چنانچہ خود مرض بھی اسکی ایک فرد ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مرض اقدس کو معاذ اللہ حضور کے حق مین ضرر ٹھہرا کر چنانچہ تو لکھ گئے یہ بھی سمجھے کہ آپکی نفی علم بالذات کے انکار کو مرض الموت لگ گیا۔ اے جناب یون تو مرض کیا خود موت ہی کو ضرر کہیے قرآن عظیم مین اصابتکم مصیبۃ الموت فرمایا مگر یہ تو بولیے کہ کہ وہ کونسا علم عطائی ہے کہ خدا کے بھیجے ہوئے مرض کو نہ آنے دے اپنے عالم کو موت سے بچالے ہرگز کوئی علم عطائی ایسا نہیں ہوسکتا کیا اب بھی ایمان نہ لاؤگے کہ ضرور علم بالذات ہی کی نفی ہر کہ وہی وہ شی ہے جسکے موصوف کو نہ مرض لاحق ہوسکے نہ موت۔ تھانوی صاحب مدرسۂ اہلسنت کے کسی طالب العلم سے دس بارہ برس کچھ پڑھ لو پھر قرآن عظیم سے استدلال کا نام لینا اور یہ خیال نہ کرنا کہ بوڑھے توتے کیا پڑھین بالوگ ہنسینگے۔ ع

ہنسنے والے ہنسنے ہی گھر بستے ہین سوال ۱۳۹ تھانوی صاحب رسلیا والے نے یہ بیچاری لبسط البنان اور دکھیاری حفظ الایمان کی مرہم پٹی کو لکھی ہر یا اوسکی سسکتی جان پر اور تیز چھری پھیر دینے کو۔ یہان تو اپنی نہ بنتی بنائی کو دیجئے فروش

استدلال تھانوی کا چھا رد۔ تھانوی صاحب خود اپنا لکھا نہیں سمجھتے

استدلال تھانوی کا

رد۔ تھانوی صاحب کی حفظ و لبسط میں لتیاؤ

کہ علم بالذات مرادلینا بداہت عقل کے خلاف ہے اور حفظ الایمان مین یون فرما چکے
مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ مین وہی غیب ہے جسپر کوئی دلیل قائم نہو
اور اوسکے ادراک کے لیے کوئی واسطہ اور سبیل نہو کیون تھانوی صاحب کریہ لوکنت
اعلم الغیب اطلاق شرعی ہوا نہیں تھا - یہان غیب مطلق ہے یا نہین - ضرور ہے رسلیا والا
اب اپنے حصر کو روئیے کہ اسمین وہی غیب مراد ہے جسکے ادراک کے لیے واسطہ نہو -
بھولی مورت وہ جو بلا واسطہ ہو اوسیکو بالذات کہتے ہین نسیم الریاض کی عبارت بھی
سن چکے اور خود حفظ الایمان مین اپنا ہی ساختہ سوال خانہ ساز دیکھیے کہ علم غیب کی
دو قسمین ہین بالذات اور بواسطہ اسکے جواب مین آپکی وہ عبارت ہے کہ مطلق سے مراد وہی
غیب ہے جسکے ادراک کے لیے کوئی واسطہ نہو اور اسی پر آپکی وہ تفریع کچھ جان رکھیگی کہ تو بلا
قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع ہوگا کہ ایہام شرک
اسی تقریر پر ہے کہ اطلاقات شرعیہ مین مطلق علم غیب سے بالذات مراد ہونے مین آپکی
مان لیجائے ورنہ دونون صورتون کہ ذاتی و عطائی دونون کو شامل ہون مخلوق پر اطلاق
مین ایہام شرک آپ کس گھر سے لائینگے یون تو کسیکو رشید کہنا بھی ایہام شرک ہوگا
الرشید اللہ عزوجل کا نام پاک ہے اور رشد ذاتی اوسی سے خاص مگر علمائے کرام تصریح
فرماتے ہین کہ ایسا اطلاق جائز ہے اللہ عزوجل کے حق مین اوسکے معنے اوسکی شان
کے لائق لیے جائینگے اور مخلوق کے لیے اوسکے قابل - در مختار مین ہے جاز التسمیۃ
بعلی و رشید وغیرہما من الاسماء المشترکۃ ویراد فی حقنا غیر ما یراد فی حق اللہ تعالی
تو قطعی طور پر روشن ہوا کہ آپ حفظ الایمان مین خود ہی مان چکے ہین کہ اطلاقات
شرعیہ مین مطلق علم غیب سے علم بالذات مراد ہوتا ہے اب اوسے بداہت عقل

کے خلاف تبا کے جنون کیے دیتے ہین ؎ بزین عقل و دانش بباید گریست ٭ کہ خود گفتہ خود و نداند کہ چیست ٭ سوال ۳۳ تھانوی صاحب آپنے غنیمت جانا ہوگا کہ آیت مذکورہ مین علم بالذات مراد ہونا مین نے حفظ الایمان کے ایک کلیہ کے نیچے داخل کیا جسمین شاید براہ مکابرہ کوئی حرکت مذبوحی کر سکو مگر رسلیا والا خوش نہوا وسکے یہان کے کلیات جزئیات سب ہمارے زیر نظر ہین وہ دیکھیے اوس بد اسی کلیہ کی چمکتی تفریع اونکی حفظ الایمان یون دکھاتی ہے اسی بنا پر لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ اور لو کنت اعلم الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے جناب رسلیا والے کو اپنے گھر کی بھی خبر نہین ع اوس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے ٭ اب وہ خود ہی ایمان لائیگا کہ آیہ کریمہ ولو کنت اعلم الغیب مین علم بالذات ہی کی نفی ہے جو بالواسطہ ہو کہ علم عطائی قطعا بالواسطہ ہے پھر کس موہنہ سے اوسی حفظ الایمان کی حمایتین ہین بسط البنان مین کفرتم بعد ایمانکم پر تل کے لیے اوس ایمان سے کفر کرکے اسے بداہت عقل کے خلاف بتاتا یعنی کہتا ہے کہ انیجانب حفظ الایمان لکھتے میں نہ فقط عقل بلکہ بداہت عقل کے مخالف ہین یعنی نہ صرف احمق بلکہ نرے پاگل ہین۔ کیون تھانوی صاحب کیسی کہی قسمت کی بدی قسمت مین بدی کہ بیچاری حفظ الایمان کو تفریع مین بھی تو یہ آیت گنانی پڑی ہی اگر اور کوئی آیت لکھتی یا یہی ہے ایک پر قناعت کرتی تو شامت کی ماری بسط البنان کو یہ بڑا دن نہ دیکھنا آتا کہ خود اسکے موہنہ اوسکے خصم کا دعوی ثابت اور اوسکی بکواس باطل و ساقط مگر کیا کہیے ایام کی گردش کا کیا علاج کذلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون سوال ۳۴ تھانوی صاحب آپنے یہ بھی دیکھا کہ نہ فقط اسی آیہ کو

استدلال تھانوی کا ... رد ... بسط البنان ... [illegible]

ایمان ...

تھانوی صاحب نے سمجھتہ کو اپنی آیتین اپنی طائفہ کی گلی بند کرلی

استدلال تھانوی کا دوسرا رد

بلکہ جملہ نصوص شرعیہ سے اس مسئلہ پر استدلال مین رسلیا والے نے ہمیشہ کو اپنی اور اپنے طائفہ بھر کی گلی بند کرلی کہ جہان مطلق علم غیب کی نفی ہی خود اوسکے مونھ وہان علم بلا واسطہ ہی کی نفی ہے یہ اوسکے خصم کا عین مدعا ہے وللہ الحمد ؏ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ؏ مدعی لاکھ یہ بھاری ہے گواہی تیری ؛ سوال ۱۴۳ اگلے سوالات رسلیا والے کی راہ پر تھے جو اوسنے خود مارلی آیت مین تیسرا پہلو ورہے جو کچھ غنیمت آخر چلے کہ کلام خطابی اور استلزام جزئی عادی اور الغیب بین لام جنس کے لیے ہے اور خیر و سوء سے خاص وہ مراد کہ عادۃً انسان جنکے جلب وسلب پر بظاہری اختیار رکھتا ہے عنایۃ القاضی مین ہے یعنی مثل فی الامور المسلمۃ من الخطابات کما الصرح بہ قولہ بعدہ ولوکنت اعلم الغیب الخ میں ہے فان قیل العلم بالشیٔ لا یلزم منہ القدرۃ علیہ کما لا یخفی قلت استلزام الشرط للجزاء لا یلزم انیکون عقلیا وکلیا بل یکفی انیکون عادیا فی البعض کما مر تفسیر ابو السعود مین ہے (ولو کنت اعلم الغیب) ای جنس الغیب الذی من جملتہ ما بین الاشیاء من المناسبات المصححۃ عادۃ للسببیۃ والمسببیۃ ومن المباینات المستتبعۃ للممانعۃ والمدافعۃ (لاستکثرت من الخیر) ای لحصلت کثیرا من الخیر الذی نیط تحصیلہ بالافعال الاختیاریۃ للبشر بترتیب اسبابہ ودفع موانعہ (وما مسنی السوء) ای السوء الذی یمکن التفصی عنہ بالتوقی عن موجباتہ والمدافعۃ لموانعہ الا سوء ما کان منہ مالا مدفع لہ ظاہر ہے کہ رسلیا کی گلی اس مسلک سے الگ چلی کہ اوسنے لام استغراق لیا نہ جنس اور سوء مین نزع الموت تک شامل کیا جسکے دفع پر انسان ہرگز قادر نہین اور بدیہی ہے

کہ یہ استلزام عادی نہیں لاجرم استلزام عقلی لیا اور واقعی ہمکو بھی یہی روش پسند ہے کلام الٰہی عزوجل کو بربائی سے خطابی کیطرف ڈھالنا ہمارے مذاق کے خلاف ہے کریمہ نمائع میں علامہ تفتازانی پر جو مطارحات ہوے معلوم ہیں لہذا اگلے سوالات رسلیا ہی کی راہ پر ہوے مگر اس مسلک کا ذکر اسلیے کر دیا کہ رسلیا والا اپنا لکھا خود نہیں سمجھتا جسکا بارہا تجربہ ہو لیا کہیں جواب بنانے کی اوکھلاہٹ میں ان بعض متاخرین کا سہارا لے بیٹھے اور اتنی تمیز نہو کہ اوسکے مسلک میں بعد الشرتیتن ہر نزل المیت کی دلیل کس گھر سے لائیگا اور جانے دو جب لام جنس ٹھہرا تو نفی جنس سلب کلی کرےگی یہ او الا بدیہی البطلان ثانیا خلاف ایمان ثالثاً خفض الایمان کے تو ساتوں کرم کر دیگا رسلیا والا بگل جانور بچے سبکے تو علم غیب کا قائل ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سلب کلی کرے کیا پہلے سے بھی اونچی اڑان اڑیگا خیر شرط ست اگر آپ پھر یہ علما نفی جنس کیے نان گئے تب اسکے جواب خود وہی علاء دینگے جو رسلیا کے استدلال کو دریا برد کر دکھائینگے رسلیا والا چپ تو دم لے

سوال ۳۳ ہم کیا آپ کو یہ بھی خبر ہے کہ خود اس مسلک والوں نے آیۂ کریمہ سے کیا کیا جواب دیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم غیب کی نفی کرنے والوں کے کیا کیا علاج کیے تفسیر لباب التاویل پھر تفسیر جمل میں ہے فان قلت قد اخبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحاح بذلک وہو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکیف الجمع بینہ وبین قولہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر قلت یحتمل ان یکون قالہ علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ علیہ ویقدرہ لی ویحتمل ان یکون قال ذلک

استدلال ہٹانے کا اصلی جواب

قبل ان یطلعہ اللہ عزوجل علی علم الغیب فلما اطلعہ اللہ تعالیٰ اخبر بہ کما قال تعالیٰ فلا یظہر علی
غیبہ احد الا من ارتضی من رسول یعنی اگر کسیکو اس آیت سے یہ شبہہ گزرے کہ
اسمیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم غیب کی نفی ہے حالانکہ حضور اقدس
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہتیرے غیب بتلائے جو صحیح حدیثوں میں آئے اور یہ حضور کے
نہایت عظیم معجزات سے ہے تو اسمیں اور آیت میں توفیق کیا ہوا اسکا جواب یہ ہے کہ اول
تو آیت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفی علم غیب میں متعین نہیں ممکن کہ یہ نفی حضور نے براہ
تواضع و ادب فرمائی ہو اور معنی یہ کہ بے خدا کے بتلائے مجھے علم غیب نہیں ملتا دیکھیے یہی علم ذاتی کی نفی
آگئی ثانیاً آیت میں تو اوس وقت تک کی نفی ہے نہ کہ ہمیشہ کی (یہ آیت مکیہ ہے کہ ہجرت شریفہ سے
بہت پہلے ابتدائے اسلام میں اوتری) ممکن کہ اوس وقت تک حضور کو علم غیب نہ ملا ہو بعد کو
اللہ تعالیٰ نے حضور کو علم غیب عطا فرمایا جیسا کہ رب عزوجل نے فرمایا ہے کہ اللہ اپنے غیب
پر کسیکو مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔ تھانوی صاحب آپنے علما کے جواب دیکھے
اور رسلیا کی تو دونوں گلیاں بند ہیں کہ علم ذاتی لینے کو خلاف بداہت عقل کہہ چکی اور نفی
علم غیب آخر عمر اقدس تک مستمر مان گئی۔ جانے دیجئے ان دو احتمالوں کے رد پر اوسکے
پاس کیا دلیل ہے کوئی برہان رکھتی ہے تو لائے ورنہ استدلال کا نام لیتے شرمائے
سوال ۴۲ ۲۳ تھانوی صاحب کیا رسلیا والے نے اپنے خصم کا کلام بھی نہ دیکھا
اوسکے اسی برہ کردن کے لیے انباء المصطفیٰ میں فرما دیا تھا کہ تاریخ تمامی نزول
سے پہلے کی ہو گی یا بعد کی بر تقدیر اول مقام سے مس بھی نہیں اور مستدل نہ صرف جاہل
بلکہ دیوانہ بر تقدیر ثانی اگر بعد عام مخالف میں نص صریح نہ ہو تو استناد محض خرط القتاد
مخالفین یا جو کچھ پیش کر رہے ہیں سب انھیں اقسام کی ہیں دیکھیے اپنے آیت پیش

کی کہ تمامی نزول قرآن کریم سے بہت پہلے کی اور پھر اوسکے مدعا میں نفس بھی نہیں
نفس ہو نادر کنار خود اوسکا مدعا اوسمین نہ بنا جبتک کلام اللہ مین اپنی طرف سے پیوند
نہ جوڑا تو دونون مصیبتوں کی جامع ہوئی افسوس کہ جنا دیز کے لیے بھی نہ
سوجھی سو جھے تو جب کہ عقل کا نام نشان رکگارہ گیا ہو وہ ہمارے اور آپکے اتفاق
سے رسلیا والے سے سلب ہو چکی ہو دیکھیے اوھر کو فرمان ہوا تھا کہ جو ایسی دلیل
پیش کرے وہ نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ ہے تو ہمارے نزدیک رسلیا والا عقل سے
یکسر برکنار اور آپنے حفظ الایمان مین آیۂ کریمہ لو کنت اعلم الغیب مین علم
بالذات مراد لیکر بسط البنان مین اسے نہ صرف عقل بلکہ بداہت عقل کے خلاف بتایا
تو خود آپکے نزدیک رسلیا والے پہ جنون سوار۔ غرض اوسکا مجنون ہونا دونون
فریق کا متفق علیہ ہے پھر بھی کیا گیا ہے غیب دان تو رہا کہ اُسکے نزدیک ہر پاگل
غیب دان ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ جناب تھانوی صاحب آیت
کریمہ سے آپکے استدلال کو بارہ باٹ تیرہ تین کر دکھا دیا اب یہ پارہ رہ گیا
استقدر رسلیا کی ہوس کا مونھ بھر لینے کو آپکے نزدیک کافی ہو گا ع چقدر بد نعمت
توسن بیشپہ دو اندہ ام من چقدر رمیدہ است او چقدر رسا ندہ ام من فصل دوم
در بارہ رسالت سے تھانوی کی نامرادی۔ رسلیا اب آیت سے گزر کر ایک حدیث
سند چاہتی ہے اسمین بھی بعونہ تعالیٰ اوسکی خبر لیتا ہون اللہ عزوجل کو دربار سے
تو محروم پھر گئی ہو دیکھیے نبی کی سرکار سے کبھی نامراد واپس ہوتی ہے وصلی اللہ
تعالیٰ علی نبیہ وآلہ وبارک وسلم وباللہ التوفیق سوال ۲۵ تھانوی صاحب
فرماتے ہین حدیث مین ہے کہ بعض لیتیون کی نسبت قیامت مین حضور

رسلیا والا کی ... تھانوی صاحب کا اتفاق

فصل دوم

اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا جائیگا انک لا تدری ما احدثوا بعدک معلوم ہوا
کہ قیامت کے بعض ازمنہ تک بھی آپ پر بعض کو ئنیات ظاہر نہیں ہوئے بالذات
نہ بالعطا تھانوی صاحب کیا آپکو معلوم ہے کہ یہ حدیث کسکی ہے اسکی خبر دینے
والے کون ہیں خود حضور پر نور سید یوم النشور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ہی تو فرماتے
ہیں کہ ہو جو عن کوثر پہ میرے حضور حاضر ہوگا وہ پئیگا اور جو پئیگا کبھی پیاسا
نہ ہوگا اور کچھ لوگ آئینگے جنھیں میں پہچانونگا اور وہ مجھے پہچانینگے پھر مجھتک پہنچنے
سے روکدیے جائینگے میں فرماؤنگا یہ بھی مجھسے تعلق رکھتے ہیں اسپر عرض کیا
جائیگا حضور کو خبر نہیں کہ انھوں نے حضور کے بعد کیا کیا۔ میں فرماؤنگا دور ہو
دور ہو وہ جسنے میرے بعد تبدیل کر دی اتنے جب خود حضور ہی اس واقعہ کی
آج اطلاع دے رہے ہیں تو علم نہ ہونا کیا معنے بلکہ قطعا علم ہے اور روز قیامت کی
اوس عظیم مشغولی میں ذہول فرمانا ہوگا تو حدیث تمھاری مخالف ہے نہ کہ مؤید
اگر کہیے ممکن کہ یہ اجمالی علم دیا گیا ہو کہ بعض لوگوں کے ساتھ ایسا واقع
ہوگا اور تفصیلی نہ بتا یا گیا ہو کہ وہ فلان فلان لوگ ہونگے ولہذا اس احتمال
کہ جو منع کیے جارہے ہیں شاید اونکے غیر ہوں جنکی ہمکو خبر دی تھی اونکے روکنے
پر انکار فرمائینگے اقول بکنے کی نہیں بندی آپ مستدل ہیں آپکو ممکن محتمل
دعوے ونعل کافی نہیں جیسا یہ ممکن ہے کیا یہ ممکن نہیں کہ تفصیلی علم عطا ہوا
اور اوس مشغولی عظیم میں یاد نہ رہا تو آپ یہ کس گھر سے لا سکتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ
آپ پر بعض کونیات ظاہر نہیں ہوئے نہ بالذات نہ بالعطا ہاں یوں کہیے کہ معلوم ہوا
کہ حضور پر بعض اوقات بعض معلومات سے ذہول ہوا ہے پھر یہ جاری کیا اعلان

اگر کہیے ذہول خلاف ظاہر ہے **اقول** اگر تمہین عرصات محشر مین حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے عظیم بیشمار کامون کی قدر ہو تو بجا لاؤ کہ اصلا ذہول نہونا ہی خلاف
ظاہر ہے اور اسکا دعوی محض بے اصل ونا سزا ہے مجموعہ حسام الحرمین شریفین خلاصہ فوائد
فتوی ص ۱۷۱ و ۱۷۲ مین قیامت کا بیان دیکھو تو اوسدن حضور اقدس صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کی عظیم مشغولی کروڑون صورتون سے ایک ثمہ معلوم ہو العظمۃ للہ اگر اوسکے کروڑوین حصہ
کا کروڑوان حصہ کسی عظیم العقل کو ملا ہو تو اوسکے حواس جائین این وآن درکنار خود گم ہو جائے
یہ تو اونھین کا ظرف اعلی ہے کہ با وصف ان بیشمار عظیم مشغولیون کے تمام جہان کی خبر گیری فرمائینگے
سنکھون سنکھون سے بھی بہت زائد ازدحام اولاکھون منزل کروڑون کوسون کے
فاصلون پہ مقام اور ہر جگہ بیشمار مختلف کام اور اس سرے سے اوس سرے
تک ایک تنہا وہی خبر گیران صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ابھی صراط پر ہین گزر کرا رہے ہین
ابھی حوض پر ہین جلتون کو بجھا رہے ہین ابھی میزان پر ہین اعمال تلوا رہے ہین -
کروڑون طرف سے یا رسول اللہ یا رسول اللہ کی دردناک صدائین آرہی ہین
اور اونھین ہر ایک اوس سے زیادہ پیارا جیسے ماں کو اکلوتا بچہ - دوسرا کیسا ہی
اعلے درجہ کا عقل وحواس والا ہو اس سے بہت ہلکی سی ہلکی حالت مین سب
بھول جاتا ہے اولا امام احمد مسند مین امیر المؤمنین عثمن غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے
راوی جب حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا وصال اقدس ہوا غم کے
سبب بعض صحابہ کے حواس بجا نہ رہے اور اونھین مین مین تھا مین بیٹھا ہوا تھا
عمر رضی اللہ تعالی عنہ گزرے اور سلام کیا مجھے خبر بھی نہوئی فاروق اعظم نے
صدیق اکبر سے اسکی شکایت کی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اب دونون حضرات

کرام نے تشریف لا کر مجھ سلام کیا۔ صدیق نے فرمایا مالک ان لا ترد علی اخیک عمر سلامہ
کیا سبب ہوا کہ تمنے اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہ دیا میں نے کہا ما فعلت
میں نے تو ایسا نکیا فاروق نے فرمایا بلے واللہ لقد فعلت ہاں ہاں خدا کی قسم تمنے ایسا
کیا میں نے کہا واللہ ما شعرت انک مررت و لا سلمت خدا کی قسم مجھے نہ تمہارے آنے کی خبر
نہ سلام کرنیکی صدیق نے فرمایا صدق عثمٰن قد شغلک عن ذلک امر عثمٰن سچے ہیں کسی عظیم مشغولی
کے باعث تمھیں خبر نہوئی۔ پھر عثمٰن غنی نے اپنی فکر بیان کی کہ میں اوسوقت اس سوچ میں
تھا۔ دیکھیے ہزاروں برس پہلے کی سنی ہوئی بات ورکنار آنکھوں کے سامنے آدمی آئے
اور سلام کرے اور متفکر انسان نہ اوسے دیکھے نہ اوسکا سلام سنے ثانیاً عرصات محشر میں
اولین آخرین صحابہ تابعین علما محدثین رواۃ مخرجین سبھی ہونگے کونسے کان نے حدیث
شفاعت نہ سنی کہ لوگ درجہ بدرجہ آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام
کے حضور حاضر ہونگے اور محروم پھرینگے نفسی نفسی سنینگے اخیر میں جب بحضور ختم رسالت علیہ
افضل الصلاۃ والتحیۃ باریاب ہونگے مراد پائینگے انا لہا انا لہا کا مژدۂ جان بخش سنینگے کہ
میں ہوں شفاعت کے لیے میں ہوں شفاعت کے لیے کروروں سننے سنانے پڑھنے
پڑھانے روایت کرنے کتابوں میں لکھنے وعظوں میں بیان کرنے والوں میں کسیکو یاد
نہ آئیگا کہ یہ وہی واقعہ تو ہے جیسے ہمارا بچہ بچہ جانتا ہے اس سخت مصیبت کیوقت کیوں
بھٹکتے پھریں سیدھے سیدھے وہیں نہ حاضر ہوں جہاں سائل کو مراد ملتی ہے غرض اوسوقت سب
بھولے ہوئے ہونگے آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے جواب سنکر یاد آتا کہ یہ وہی واقعہ ہے
یہاں بھی یاد نہ آیا تو نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے مایوس پھر کر یاد آتا یونہیں درجہ بدرجہ کہیں تو
سبکو یاد آتا کہ یہ وہی واقعات گزرے ہیں سب جانتے بھیجا سبکے میں برسوں اگلی

ندمون مین مشغول رہے ہین اسقدر عظیم وکثیر یاد رہانون پر بھی کرورون مین ایک کو اصلا
یاد نہ آئیگا یہان تک کہ جو ترتیب ارشاد ہوئی ہے پوری واقع ہوے اور ضرور تھا کہ یاد نہ آئی
کہ خبر تو یہ فرمان ہے کہ یون ہوگا اوسمین فرق پڑنا محال ہے لو مین یہان بھی خبر ہی ارشاد فرما رہے ہین کہ یون
ہوگا بعض لوگ یون رہ کے جائینگے مین یون فرماؤنگا بلکہ یون عرض کرینگے تو واجب ہے
کہ جو خود بتایا ہوا خود فرمایا ہوا واقعہ اوسوقت ذہن اقدس سے اوتر جائے کہ یاد آنے پر
ہرگز انکار نفرماتے نہ ملتی وہ جواب تیر واقعہ واقع نہوتا اور خبر کا خلاف محال ہے تو ذہول واجب ہے
لیقضی اللہ امرا کان مفعولا ثالثاً انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے زائد
کس کی عقل ہوگی قیامت مین رب عزوجل اونسے پوچھیگا ماذا اجبتم تم جو ہدایت کے لیے
گئے تھے تمھین کیا جواب ملا عرض کرینگے لا علم لنا ہمین کچھ خبر نہین عالم القرآن سیدنا
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور امام مجاہد و امام حسن بصری و زید بن اسلم
مولای امیر المومنین فاروق اعظم و سدی کبیر ائمہ تابعین نے فرمایا کہ ہیبت کے سبب
انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو ذہول ہو جائیگا یہ تمام ماجرا کہ عمر بھر کفار نابکار کے ساتھ
ہو چکین گزرا اصلا یاد نرہیگا لہذا عرض کرینگے ہمین کچھ خبر نہین پھر جب حواس برجا ہونگے
اونپر شہادت دینگے ابن ابی حاتم و ابو الشیخ حضرت عالم القرآن رضی اللہ تعالی عنہ سے

اس آیۂ کریمہ کی تفسیر مین راوی قال فرقا تذہل عقولہم ثم یرد اللہ عقولہم الیہم فیکونون
ہم الذین یسألون خطیب اوسی جناب رفیع سے راوی ینادی کل آدمی یومئذ یارب
نفسی نفسی لا اسألک غیرہا حتے ان ابراہیم لیتعلق بساق العرش ینادی یارب نفسی نفسی
لا اسألک غیرہا ونبیکم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول یارب امتی امتی لا اہمنی غیرہم فعند ذلک
یدعی بالانبیاء والمرسل فیقال لہم ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا طاشت الاعلام وذہلت

العقول فاذا رجعت القلوب الی اماکنہا فنزعنا من کل امۃ شہیدا فقلنا ہاتوا برہانکم فعلموا ان الحق للہ فریابی وعبدالرزاق وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ حضرت مجاہد سے راوی یقول ربک ماذا اجبتم فیقولون لا علم لنا فیرد الیہم انفسہم فیعلمون ابوالشیخ زید بن اسلم سے راوی یاتی علی الخلق ساعۃ یذہل فیہا عقل کل ذی عقل ثم قرا یوم یجمع اللہ الرسل ابن ابی حاتم وابوالشیخ حضرت حسن بصری اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین راوی قالوا لا علم لنا قال من ہول ذلک الیوم ابن جریر وابن ابی حاتم وابوالشیخ سدی سے کریمہ مذکورہ کی تفسیر مین راوی قال ذلک انہم نزلوا منزلا ذہلت فیہ العقول فلما سئلوا قالوا لا علم لنا ثم نزلوا منزلا آخر فشہدوا علی قومہم ان تمام احادیث وتفاسیر صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالی عنہم کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنی اپنی فکر مین غلطان پیچان ہوگا یہانتک کہ شیخ الانبیا خلیل کبریا سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم ساق عرش سے لپٹ کر عرض کرینگے اے میرے رب میری اپنی جان میری اپنی جان مین اوسکے سوا تجھ سے اور کچھ نہین مانگتا ۔ ہان ایک وہ پیارا وہ نبی ہمارا وہ بیکسون کا سہارا وہ بیچارون کا یارا وہ شفاعت کی آنکھ کا تارا وہ محبوب محشرآرا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم عرض کرتا ہوگا ای میرے رب میری امت میری امت اونہین امت کے سوا اور فکر نہ ہوگی ایسے وقت مین اللہ عزوجل رسولون سے پوچھیگا تمہین کافرون نے کیا جواب دیا دہشت وہیبت کے سبب کچھ یاد نہ آئیگا عرض کرینگے ہمین کچھ علم نہین پھر جب دل ٹھکانے آئینگے ہر نبی اپنی قوم پر شہادت دیگا صلے اللہ تعالی علیہم وسلم للہ انصاف ایسے عظیم وقت مین اگر سنکھون ہا سنکھون مین سے چند اشخاص کے بعض احوال خیال اقدس سے اوتر جائین تو اسکا عجب ہے

یا ایسا کوئی بات ذہن سے نہ اوترنا ہی تعجب و خلاف ظاہر ہے۔ الحق الحق کروروں کروڑ
علوم کریمہ اون اشغال جلیلہ عظیمہ مین مستغرق رہنا حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا
معجزہ اور ایک عظیم خرق عادت بشری ہے تو نادراً اوسکے خلاف لینی موافقت عادت کو
خلاف ظاہر کہنا کیسے احمق جاہل یا ہٹ دھرم معاند کا کام ہے اوسکے غلام اہل اسلام
سے آقائے کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کا یہ کرم عظیم تو دیکھیں دو چار جزئیات سے یہ نادر
ذہول بھی ہوا تو رحمت ہی کی جانب ہوا ذہن سے اوترے تو اونکے بدکام ہی اوترے وہ خوب یاد
ہی رہے کہ یارب امتی ومن امتی اے میرے رب یہ تو میرے ہین میری امت کے ہین
سے کمربستن بکار امت خود این چنین باید بہ ہمین در نام او گنجیدن میم شد دنیا
سے ایسی بندھی نصیب کھلی مشکلین کھلین بہ دونوں جہان مین دہرم تمہاری کمر کی ہے

صلے اللہ تعالے وسلم وبارک علیہ وعلے آلہ قدر نعمۃ وافضالہ وجودہ ونوالہ وجاہہ وجلالہ

وحسنہ وجمالہ وعزہ وکمالہ آمین تنبیہ یہین سے ظاہر ہوگیا کہ نفی علم جسطرح بحال عدم
اصلی ہوسکتی ہے یونہین بحال زوال وذہول بھی کہ حضرات مرسلین کرام علیہم الصلاۃ
والسلام نفی ہی فرمائینگے لا علم لنا ہمین کچھ علم نہین سوال ۱۴۵ تھانوی صاحب
یہ تو مسلمانی کا کیچ کھیلا یعنی لودہ کہ بوچ جسے استدلال پر احتمال بلکہ ظہور ذہول کا
عملہ تھا اوسکے توڑنے کو ہی بہت تھا آگے تحمیل کے بھاری پتھروں کا مینھ لیجے ایک
دوسرے سے بڑھکر گران وکلان ترو باللہ التوفیق تھانوی صاحب احتمال در کنار آپ
ہی تو بتا ہے کہ خود رسلیا والے کو یہان وقوع ذہول ماننے سے کہ صرف بحال ذہول
تو انکار فرمانا خروہ معقول مگر جسبہ یاد کہ کچھ لوگ اپنی بدیکے باعث بحکم الٰہی حوض سے
قطعاً رد کیے جائینگے جنکے لیے اس باب مین شفاعت بھی قبول نہوگی بلکہ شفیع اونکا

دوسرے معنی استدلال تھانوی کا دوسرا رد بلیغ
عقل کی پاس ہوکر نہ نکلی

حال سنکر خود اونھین دور دور فرمائیگا والعیاذ باللہ تعالیٰ تم بر سولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تو اگرچہ اونکی تفصیل معلوم نہو نا ہی فرض کر لین بحکم مسلم الوقوع پر انکار کے کیا معنے اور
خلاف مرضی الٰہی شفاعت پر اقدام حضور سے کب متصور اونھین روکتے ہی خیال
اقدس مین آجانا لازم کہ یہ وہ لوگ ہین جنکا روکا جانا اللہ عزوجل کی تقدیر نافذ
وقضائے مبرم ناممکن الرد ہے جسکی خبر خود ہمنے ارشاد فرمائی تھی۔ اسکے لیے بالتفصیل
اونھین نام بنام جاننے کی کیا ضرورت اور اس اہتمام کا کیا منشا کہ اگرچہ اللہ عزوجل نے
ہمین خبر تو ایسون کے روکنے کی دی ہے مگر یہ شاید اور ہون۔ غایت یہ کہ اگر دریافت
فرماتے بھی تو یون فرماتے کیا یہ وہی لوگ ہین جواب ہو جاتا ہان وہی ہین قصہ ختم
شدنہ کہ شفاعت پر اقدام فرماتے کہ یارب منی ومن امتی الٰہی یہ میرے ہین اور میری
امت۔ اگر بالفرض غلطا اور لوگ ہونے کا احتمال ضعیف خیال انور مین گزرتا بھی تو ظاہر
پہلو پر شفاعت خلاف مرضی تھی اور ایک احتمال پر شاید مرضی اور رسول کی شان
نہین کہ ایسے امر پر اقدام فرمائے جسمین غالب پہلو نا مرضی الٰہی کا ہے بلکہ رسول کے
غلامون کی شان ہے ہر اوس امر سے دوری جسمین ضعیف پہلو نا مرضی خدا کا ہو دع
ما یریبک الی ما لا یریبک تو بلا شبہہ ثابت کہ یہ خود ارشاد فرمائی ہوئی حدیث اوس وقت
ذہن اقدس مین نہوگی ورنہ ہرگز اونکے روکنے پہ انکار نفرماتے اور جب اجمال سے
ذہول ثابت و متحقق جسکے ماننے سے رسالیا بچارے کو بھی مفر نہین تو تفصیل سے
ذہول بدرجہ اولیٰ ثابت کہ وہ اجمال منع سے زائد ہے۔ تھانوی صاحب اب
استدلال کی خبر نہ کہیے اب رسالیا کی عقل پا کے ناخن لیجیے کیسا دلیل علم کو عدم
علم کی دلیل بنائے لیتی ہے۔ تھانوی صاحب ذہول منافی علم ہو یا مقتضی علم

رسلیا والے سے کہیے عقل دیوبند گنگوہ نانوتہ انبہٹہ تھانہ بھون کے نجدیون سے
تو یکی دشمنی رکہتی ہے ع یہی بس ہے کہ وطن آپکا انبہٹہ ہے۔ کسی اور گاون
مین کچھ داسون کو یا تھوڑی دیر مانگے کو ملے تو چوپٹ آنکھون سے سوجھے اور اپنی
گلے پر تیز چھری پھیرنے والی حدیث کو اپنی حمایتی نہ سمجھے۔ مگر رسلیا تو اوسی اوندھی
مت پر قائم ہے کہ شارحان مواقف وطوالع تو ادسکی تکفیر کرین اور وہ اونکے کلام کو
اپنی سند جانے کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار سوال ۱۴۷
تھانوی صاحب تہین حکم ہے اذا ذبحتم فاحسنوا الذبحۃ جب ذبح کرو تو اچھی طرح
ذبح کرو۔ مین رسلیا کو یون سسکتی بلکتی نہ چھوڑونگا بلکہ پٹھان کا چھرا جبتک اوسے
ٹھنڈا نکردے ہاتھ نہ روکونگا۔ مین ثابت کردونگا کہ اجمالی درکنار بلاشبہہ حضور اقدس
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو اون لوگونکا تفصیلی علم اس واقعہ سے بہت پہلے عطا ہوا
اور رسلیا کا بکنا کہ قیامت تک بھی آپ پر بعض کونیات ظاہر نہونگی محض کذب وافترا
وتکذیب احادیث سید الانبیا علیہ وعلیہم الصلاۃ والثنا ہے بزار مسند مین بسند صحیح
جید حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین حیاتی خیر لکم ومماتی خیر لکم تعرض علی اعمالکم فما کان من
حسن حمدت اللہ علیہ وما کان من سیئ استغفرت اللہ لکم میری زندگی تمھارے لیے
بہتر اور میری وفات بھی تمھارے لیے بہتر۔ تمھارے اعمال مجھپر عرض کیے جائینگے
تو بھلائی پر حمد الہی بجالاونگا اور برائی پر اللہ تعالی سے تمھاری بخشش چاہونگا
مسند حارث مین انس رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالی
علیہ وسلم فرماتے ہین اذا انا مت کانت وفاتی خیر لکم تعرض علی اعمالکم جب مین

تھانوی کا استدلال بیسر اور تھانوی کی جہالت عامیانہ و سخن گو چھلانا

انتقال فرماؤنگا تو میری وفات تمھارے لیے خیر ہوگی تمھارے اعمال میرے حضور پیش کیے جائینگے مین نیکیون پر حمد اور دوسری بات پر تمھارے لیے استغفار فرماؤنگا ابن سعد طبقات اور حارث مسند مین اور قاضی اسمٰعیل بسند صحیح بکر بن عبد اللہ مزنی سے اسکے مثل راوی امام ترمذی محمد بن علی ولد عبد العزیز سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہین تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس علے اللہ تعالی وتعرض علی الانبیاء وعلی الآباء والامہات یوم الجمعۃ ہر دوشنبہ وپنجشنبہ کو اعمال اللہ عزوجل کے حضور پیش ہوتے ہین اور ہر جمعہ کو انبیا اور ماں باپ کے آگے ابو نعیم حلیۃ الاولیا مین انس رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اعمال امتی تعرض علی فی کل یوم جمعۃ بیشک ہر جمعہ کے دن میری امت کے اعمال مجھپر پیش ہونگے امام اجل عبد اللہ بن مبارک سیدنا سعید بن المسیب بن حزن رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی لیس من یوم الا وتعرض علی النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اعمال امتہ غدوۃ وعشیا فیعرفہم بسیماہم واعمالہم کوئی دن ایسا نہین جسمین نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر انکی امت کے اعمال صبح شام دو وقت پیش نہوتے ہون تو حضور انکو انکی پیشانی سے بھی پہچانتے ہین اور انکے اعمال سے بھی تیسیر شرح جامع صغیر مین ہے وذلک کل یوم کما ذکرہ المولف وعدہ من خصوصیاتہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم وتعرض علیہ ایضا مع الانبیاء والآباء یوم الاثنین والخمیس رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حضور یہ پیشی تو ہر روز ہے جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی نے ذکر فرمایا اور اسے حضور کے خصائص سے گنا اور ہر دوشنبہ وپنجشنبہ کو بھی حضور پر

اعمال امت انبیاد آبا کے ساتھ پیش ہوتے ہیں ان احادیث سے روشن ہوا کہ امت کا ہر عمل بارگاہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم میں تین بار عرض کیا جاتا ہے ہر رات کے عمل صبح کو اور ہر دن کے شام کو پھر جمعرات سے اتوار تک کے اعمال پیر کو اور پیر سے بدھ تک کے جمعرات کو پھر ہفتہ بھر کے اعمال جمعہ کو۔ تو جو لوگ اپنی بداعمالیوں کے باعث حوض سے روکے جائینگے انکے اعمال کم از کم تین بار حضور پر پیش ہو لیے پھر قیامت تک ظاہر نہ ہونا کیسا صریح جھوٹ اور حدیثوں کی تکذیب ہے تھانوی صاحب کیا یہ احادیث صحیحہ دوسری دلیل روشن نہیں جو رسلیا والے کو قبول ذہول پر مجبور کرینگی اور اوسکے استدلال کو مردود و مقہور و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور سوال ۴۸ تھانوی صاحب ذرا رسلیا کو ٹھیک کر رکھیے چھری کے تلے دم نے تسمہ لگا ہو تو گلہ کرے میں یہ بھی ثابت کر دونگا کہ فقط برزخ میں پیش از قیامت بلکہ دنیا ہی میں حضور کو انکے اعمال کا مفصل علم دیا گیا صحیح مسلم و مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں عرضت علی امتی باعمالہا حسنہا و قبیحہا مجھ پر میری تمام امت مع اپنے سب اچھے برے اعمال کے پیش کی گئی سنن ابی داود و جامع ترمذی میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں عرضت علی اجور امتی حتی القذاۃ یخرجہا الرجل من المسجد و عرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورۃ من القرآن او آیۃ اوتیہا رجل ثم نسیہا مجھ پر میری امت کے ثواب کے کام پیش کیے گئے یہاں تک کہ تنکا جسے آدمی مسجد سے نکال اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش ہوئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا

استدلال تھانوی کا چوتھا رد۔ تھانوی صاحب کو فضائل نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سنانے کی خو ہے

اگر کسی شخص کو قرآن عظیم کی کوئی سورت یا آیت دی جائے وہ اوسے بھلا دے طبرانی
معجم کبیر اور ضیائے مقدسی مختارہ مین بسند صحیح حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالی عنہ سے
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے مین عرضت علی امتی البارحۃ لدی ہذہ الحجرۃ
حتے لانا اعرف بالرجل منھم من احدکم بصاحبہ لات اس حجرہ کے پاس میری امت مجھپر
پیش کی گئی یہانتک کہ مین اون مین ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہون جیسا تم مین
کوئی اپنے یار کو۔ تھانوی صاحب اب حضور پر بعض کو نیات ظاہر ہونے کی خبرین کہیے
کیا آپ نے دیکھنے کہ رسلیا کتنی بڑی بذات بیباک اور احادیث مصطفے صلے اللہ تعالی
علیہ وسلم کی تکذیب مین چالاک اور اوسے نفی فضائل مصطفے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
کی کیسی خوگر ناپاک ہے فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور

سوال ۴۷ تھانوی صاحب رسلیا سے کہیے چلی کہان تھوڑا اور لیتی جا کہ دنیا
ہی مین خاص یہ واقعہ بھی اور وہ لوگ اور اونکی حالت سب حضور اقدس صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کو نہ فقط بتانا بلکہ آنکھون دکھا دی گئی صحیح بخاری شریف مین ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین بینا انا نائم فاذا زمرۃ
حتی اذا عرفتھم خرج رجل من بینی وبینھم فقال ھلم فقلت این قال الی النار واللہ قلت
وما شانھم قال انھم ارتدوا بعدک علی ادبارھم القہقری مین سو رہا تھا ناگاہ ایک گروہ
گزرا یہانتک کہ جب مین نے اونھین پہچان لیا ایک شخص نے میرے اور اونکے بیچ
سے نکلکر لوگون سے کہا آؤ مین نے فرمایا کہان۔ کہا خدا کی قسم دوزخ کیطرف۔ مین نے
فرمایا اونکا کیا حال ہے۔ عرض کی یہ حضور کے بعد اولٹے پاؤن اپنے پیچھے پلٹ گئے۔ اکثر کی
روایت نائم ہے اور روایت بعض قائم اوسکے منافی نہین اور اوسکی توجیہ روشن ہے

استدلال تھانوی کا پیغمبر کا قرآن اور وسیلہ والوں کی جہالت

کمانہ راہی فی المنام ما سیقع لہ فی الآخرۃ کما فی المرقاۃ والفتح وغیرہما یعنی جو واقعہ آخرت مین
ہونے والا ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو پہلے ہی خواب مین دکھایا گیا
اور انبیا علیہم الصلاۃ والثنا کا خواب بھی وحی ہے تو روایت اکثر کی نفی نا ممکن اور
عمدہ وغیرہ کا تاقت کو اوجہ کہنا لون کا انکار نہین نہ اوسکے وجیہ ہونے کے منافی
بلکہ انصافا اوسے اوجہ کہنا خود محل نظر و محتاج وجہ ہے ۔ تھانوی جیسے اب تو
تمام عمومات و احتمالات ستکر اخص الخصوص نفس واقعہ کے وقوع پر آگئے اب
رسلیا کی نبض دیکھیے موت کے بدن کی گرمی بھی ہے یا وہ بھی رخصت ہوئی۔
تھانوی صاحب ڈوبتا سوار بکرٹے اور موج کالجبال کے متواتر تپانچے جو آ رہے والے
ہین اونسے آنکھ میچ لے تو کیا اغتم مغرقون سے بچ جائیگا مگر آپ رسلیا کی پیٹھ
مقامع من حدید لوہے کے گرزون سے ٹھوکیے کہ اتنی سی جان اور شیرون کا
میدان اور اوسمین اسکے کرشمون کی یہ آن بان ۔ شاباش شنشبو بہ تری جگر کو
سوال ۱۵۰ تھانوی صاحب اب رسلیا کو دوسری کروٹ لٹائیے یہی
حدیث صحیح مسلم شریف مین حضرت اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت سے
یون ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین سیؤخذ اناس دونی
فاقول یارب منی ومن امتی فیقال اما شعرت ما عملوا بعدک کچھ لوگ مجھتک پہنچنے سے
پہلے پکڑ لیے جائینگے مین عرض کرونگا اے میرے رب میرے ہین اور میری امتی
اسپر کہا جائیگا کیا حضور کو معلوم نہین کہ انھون نے حضور کے بعد کیا کیا ۔ اسکے
صاف معنی یہی ہین کہ حضور کو معلوم ہے یہ استفہام انکاری ہے اور نفی کی نفی
اثبات تفسیر اتقان مین ہے انہ استفہام انکار والانکار نفی وقد دخل علی النفی نفی

استدلال تھانوی کا چھٹا رد خود نفس حدیث سے رسلیا داڑ... کی آنکھین بند۔

النفی اثبات ومن اشلتہ الیس اللہ بکاف عبدہ الست بربکم اور دوسری حدیث صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین فیجیئنی ملک فیقول وہل تدری ما احدثوا بعدک یعنی بلا وقت اسکے موافق کلمۂ ہل اثبات مین بکثرت اخبار و تقریر کے لیے آتا ہے قال تعالی ہل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون ٥ وقال تعالی ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیأ مذکورا ٥ وقال تعالی ہل فی ذلک قسم لذی حجر ٥ یہی حدیث اسما صحیح بخاری مین بلفظ ہل شعرت ما عملوا بعدک ہے معلوم ہوا کہ یہان ہل کا وہی مفاد ہے جو استفہام انکاری اما شعرت کا یعنی اثبات علم تو یہ ین صحیح بخاری مین حادیث انس و ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما فیقول لا تدری ما احدثوا بعدک کہ تقدیر ہمزہ شائع و ذائع ہے قال تعالی قال ھذا ربی تین جگہ ای اہذا ربی وقال تعالے وتلک نعمۃ تمنہا ای او تلک اور قرارت ابن محیص مین ہے سواء علیہم انذرتہم بلکہ علامہ طیبی شارح مشکوۃ نے حدیث الہربیع کو بحذف ہمزہ استفہام انکاری پر محمول کیا حالانکہ ایک روایت ان الہر ہے اور شک نہیں کہ تحقیق منافی استفہام انکاری نہین قال تعالی قالوا ائذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون دوہری تاکیدون کے ساتھ ہمزۂ انکار آیا عالم مین ہے قالوا ذلک علی طریق الانکار والتعجب یون تمام حدیثین متطابق اور اثبات علم پر متفق ہو جائینگی اب سب حدیثون کا مطلب یہ ہوگیا کہ فرشتہ عرض کریگا حضور کو تو خود معلوم ہے کہ انھون نے حضور کے بعد کیا کیا تھانوی صاحب اب حضور پر ظاہر ہونے کی خبرین کہیے تھانوی صاحب حدیث حضرت اسما اور اس تقریر منیر واسطے کی بھی خبر تھی تھانوی صاحب اسکا کیا جواب ہے تھانوی صاحب کیا مستدل نفنا آسان ہے سوال ۱۵۱

جا ننے دیجیے تطابق نہ سہی بعض حدیثین اثبات علم کرینگی اور بعض نفی۔ اب تطبیق
کیا ہے۔ وہ دیکھو ذہول اسکا کافی ضامن۔ علم حاصل اور اسوقت اوس سے
ذہن ذاہل بنظر اول اثبات ہے اور بنظر ثانی نفی۔ اب استدلال کی نبض دیکھیے
تھانوی صاحب رسلیا سے کیسے نازک نازنینون کو معرکہ مردان مین آنا کسنے مانا
؎ تراکہ گفت کہ اے نازنین زپردہ برآ: بغمزہ بر صف مردان شیر افگن زن
سوال ۵۲ا آپنے دیدہ و دانستہ رسلیا والے کی کوری دیکھی وہ گنگوہی بن گیا
تو اکی تو بنٹ نہین کیا آپ نے بھی رسلیا کو نہ سوجھائی کہ ہیے کی پھوٹی وہ دیکھ تیرا خصم
اکبر آج سے بارہ برس پہلے انباء المصطفےٰ مین فرما چکا ہے کہ ہان ہان وہان تمام نجدیہ
دہلوی و گنگوہی و جنگلی و کوہی سبکو دعوت عام ہے اجمعوا شرکائکم
چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث متواتر
یقینی الافادۃ چھانٹ لائین جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول
قرآن عظیم کے بعد بھی اشیاء مذکورۂ ماکان و مایکون سے فلان امر حضور اقدس
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم پر مخفی رہا جسکا علم حضور کو دیا ہی نگیا فان لم تفعلوا
ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا یھدی کید الخائنین اگر ایسا نص نہ لاسکو
اور ہم کہے دیتے ہین کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہین دیتا
دغا بازون کے مکر کو والحمد للہ رب العالمین کچھ سمجھے کہ یہ جملہ جسکا علم حضور کو دیا
ہی نگیا تمہارے لیے ہی دہمون کی دارو کو بڑھا دیا تھا کہ ذہول خود علم دیا
جانا چاہتا ہے نہ کہ علم دیا ہی نگیا۔ کیون تھانوی صاحب اتنے شدید کوڑے
کے بعد بھی رسلیا وہی اوندھی لائے اور کیون نہو تا کہ وہ تو فرما دیا تھا ہم

رسلیا کی مسخری سوداگی

کہے دیتے ہین کہ ہرگز نہ لاسکوگے اللہ عزوجل اپنے ایمان والے بندون کا قول سچا کرتا ہے یثبت اللّٰہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ والحمد للہ رب العلمین **سوال ۵۳** تھانوی صاحب سب جانے دو انباء المصطفی مین قرآن عظیم کی آیات قطعیۃ الدلالات سے روشن ثبوت دیا کہ روز اول سے روز آخر تک کے تمام ماکان وما یکون کا مفصل و روشن و واضح علم اللہ عزوجل نے اپنے حبیب اکرم سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو عطا کیا پھر فرمایا نہ حدیث آحاد اگرچہ کیسے ہی اعلے درجہ کی صحیح ہو عموم قرآن کی تخصیص کر سکی بلکہ اوسکے حضور مضمحل ہو جائیگی پھر اور کھول کر دکھا دیا کہ مخالفین ان آیات کے خلاف اصلا ایک دلیل صحیح صریح قطعی الافادہ نہین دکھا سکتے اور اگر بفرض غلط تسلیم ہی کرلین تو ایک یہی جواب کافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت مین اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ باقی پھر اسپر تین تصریحین تمہارے پیر مغان گنگوہی جی کی سنادی تھین کہ خبر واحد یہان مفید نہین (۲) قطعیات کا اعتبار ہے نہ ظنیات صحاح کا (۳) آحاد صحاح معتبر نہین پھر تمہارے طائفہ بھر کو دعوت عام مین صاف سنا دیا تھا کہ ایک حدیث متواتر یقینی الافادہ چھانٹ لائین اور رسلیا اسقدر تنبیہات قاہرہ کے بعد بھی وہی ایک حدیث آحاد لیکر چلی اف ری بیحیا تھانوی صاحب دھرم دھرم سے کہیے رسلیا اندھی ہے یا گئی یا سکارہ ناواقفون کو چھلنے کے لیے دیدہ و دانستہ اندھی بگلی بنکر نکلی۔ آدمی کی صورت کبھی ہان نہ۔ کچھ بول دو جی کراکر کے آنکھین بند کرکے اپنے مونھ کی پٹی کھول دو۔ تمہاری جیب سے تمہارے حواری ہواری تھولی تواری کی اور بھی

استدلال تھانوی کا کھوکھلا پن ردّ رسلیا کی چھوٹی [illegible]

جناب گنگوہی و تھانوی صاحبان [illegible]

راہ ماری۔ مجھے تو کوئی ایسا رقیہ بھی یاد نہیں کہ جیب کا بھوت تمھارے سر سے
اوتار دون۔ تھانوی صاحب ع آنکھیں تو ملاؤ دم کہاں ہے۔ ہمت تیری
خاموشی کی۔ خصم کا قول نمانا ہوتا اپنے بزرگ گنگوہی جی کے تینون قول تو دیکھے
ہوتے یا وہ بھی تینون ہضم کرلیے۔ جب وہ صاف لفظون مین بار بار بتا گئے کہ
یہان حدیث آحاد اگرچہ کیسی ہی صحیح ہو ہرگز قابل اعتبار نہین تو قرآن عظیم کردین
اپنی اوندھی سمجھ سے یہ حدیث آحاد کس موںھ سے لیکر چلے ہین تو اسکا کوئی جواب
دینا ہی نتھا وہی گنگوہی تثلیث کے ثلاثہ پیش کر دیتے تھے مگر الحمد للہ ہم اس سے
پہلے بعدد ابواب جہنم سات جواب کا کامل عذاب اوتار چکے اوسکے بعد آٹھوان بھی
دکھا دیا کہ رسلیا جو آٹھون گانٹھ کمیت ہے اوسکی ہر گانٹھ کھول دی جائے
گریبان بھی کو سوجھو مثل مشہور ہے ہان جٹی کی لڑائی دودھ کی ملائی۔ آپنے
حضرت گنگوہیت مآب کا جو خلاف کیا اونھین کی سنت پر قائم ہو کر کیا وہ جناب
تناقض نصاب اپنی اسی براہین مین ہان ہان اسی بحث مین جہان قول الجل
لکھکر احادیث علم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو باطل وبیکار کر دیا تھا
اگرچہ صحاح بخاری ومسلم سے بھی اعلے درجہ کی ہون وہین وہین اوسی موںھ مین جب
علم رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نفی پہ آئے ایک حکایت بے اصل نقل کر لائے
کہ شیخ عبد الحق روایت کرتے ہین کہ مجکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہین اب صحاح آحاد
بالائے طاق ایک بے اصل حکایت پر اوقات رہ گئی اور وہ بھی اس ڈھٹائی سے کہ
شیخ عبد الحق روایت کرتے ہین حالانکہ شیخ قدس سرہ تو یہ فرماتے ہین کہ این
سخن اصلے ندارد و روایت بدان صحیح نشدہ است غرض بات وہی ہے کہ

بیوی تھانوی صاحب کا بیان کا ظہر مفصلا

گنگوہی صاحب کی داد نہ فریاد اد بخین کی سنت پر تحسین اعتماد۔ بلکہ انصافاً تم اونپر چڑھکر یہ ہے کہ اولاً حدیث صحیح تو ہے نہ اونکی سی بے اصل حکایت۔ اگرچہ آحاد ہونے کے باعث قرآن عظیم کے حضور ضرور مضمحل ثانیاً اونکی سی جرأت آپنے نکی کہ جو عالم اوس روایت کو صاف بے اصل بتا رہا ہے اوسکے سر اوسکی سند باندھدی۔ مگر خوش نہونا گھٹیری گھٹیری بدلائی ہے یوہین دو طرح وہ بھی تمپر چڑھکر ہے اولاً گنگوہی جو روایت لائے ظاہر النفی علم تو کرتی ہے اور آنکی لائی ہوئی تو اور اثبات علم فرما رہی ہے جسکا بیان ابھی کرچکا ثانیاً گنگوہی صاحب نے کاٹی تو اپنی ہی بات کاٹی اور رسلیانے تو اپنے خصم کے اتنے صریح ڈنڈون کو بھلاکر پھیردی خاک جاتی براہین اگر اپنی ناقفہ ہے تو بسط البنان اپنے خصم سے ناشزہ۔ آپنے سنا ہوگا العروس تحتفل۔ و تحتضب تکحل۔ وکل تیرے تشغل۔ غیران لا تعصے الرجل سوال ۱۵۴ آپکو تو نہ سوجھی مگر آپکے کسی رڑکی والے کو سوجھی کہ قرآن عظیم و احادیث جلیلہ ناطق عموم ماکان وما یکون ہین اونسے جان کیونکر بچیگی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے علم عظیم کو گھٹانے کی راہ کیسے کھلیگی لہذا رڑکی والے نے آپسے پوچھا اور آپنے جواب مین خط لکھا یا شاید آپ خود ہی سائل و مجیب ہون سبحٰن اذالم تجد عارا تصنع ما شئت بہر حال وہ خطائی خط سراپا غلط ہمہ تن غلط اس مقام کے حاشیہ مین رسلیا پر چڑھا اور مین آپنے لحولیے کی بلا بیچاری خفض الایمان کے سر ڈالی ہے کہ اسکا جواب خود حفظ الایمان مین کافی طور پر موجود ہے اسکی پشت پر نقل کیے دیتا ہون موقع تو تھا کہ یہین خفض الایمان کی اون بیسیون ترکیون

کے بے غبر کر دکھایا مگر اس بحث خفض الایمان کے رد مین بفضلہ عزوجل مستقل رسالہ

الحسم الثانوی لکلیۃ التانوی موجود اب قصد کرتا ہون کہ مولی عزوجل

اپنے کرم سے راست لائے کہ اوسے انھین سلسلۂ سوالات مین سلسل کرون

اور جو مضامین آچکے اختصار کر دون کہ آپکو مزہ بکرر کی شکایت نہو اور اس اتحاف کا

نام باذنہ تعالے **اشہا والسنان الی طرۃ اخبثہ بسط البنان** رکھون

خفض الایمانی کرشمون کی ناز برداری تو انشاءاللہ الواحد القہار اوسمین دیکھیے یہان جو

آپنے ایک تازی اور اوسپر زیادہ کی اوسکو موت کا مزہ چکھاؤن - عذاب بر

گردن راوی اگر یہ خطائی عطائی کا ہو اور کچھ وجہ نہین کہ آپکا نہو تو آپ

اوسمین فرماتے ہین اسپر اتنا اضافہ اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جواب

مذکور (خفض الایمان) کی ضرورت اون عبارتون مین ہے جو قواعد شرعیہ سے

حجت ہین اور جو عبارات حجت نہین وہ نصوص نافیۂ علم محیط کے ساتھ خود معارض

ہین کہ شرائط تعارض سے تساوی فی القوۃ ہے پس جواب مین اتنا کافی ہے

کہ راجح کے سامنے مرجوح ساقط و متروک ہے جناب علم محیط غیر خدا کے لیے آپکے

خصم بھی نہین مانتے نہ ہرگز اونکا کوئی استدلال اوسکے منافی ہے کہ آپ متعارضہ لیکر

چلیں ہان خدا کا شکر کہ چلتے چلاتے آپکے موکھٹے سے پھر حق نکل گیا کہ نصوص علم محیط

کی نفی فرماتے ہین اب ابھی وہ الی یوم القیمہ کی ساختہ قید خود بھول گئے حق بر زبان

جاری شود خیر یہ تو آپکے زعمی بہشتی زیور مین عمر گنوانے کا نتیجہ ہے ایسون کی

بحث صاف اپنی ہی خلاف ہوتی ہے او من ینشؤا فی الحلیۃ وھو فی الخصام

غیر مبین انس رضی اللہ تعالی عنہ کے شاگرد قتادہ نے اسی آیت کریمہ کے تحت

اپنا جھوٹ آپ ہی کھول گئے

استدلال تھانوی کا دسوان رد - رسلیا کی دلیل اوسکو دوسر موکھ جھوٹی

مین کہا قلما تتکلم امرأۃ تریدان تتکلم کجتہا الاحکمت بالحجۃ علیہا گرعرض یہ ہے کہ انباؤ
المصطفےٰ کر اقوال بالا ی سر گنگوہی صاحب کی تصریحات فی النار و سقر ۔ یہ تو رسلیا
والے کی خود اپنی جائی اپنی گائی ہے اسس سر کیون آنکھ چرائی ہے اوس سے پوچھیے
کہ تیرے دھرم مین قرآن عظیم کی آیات قطعیۃ الدلالات راجح ہین یا حدیث آحاد
ظنی الروایہ ظنی الدرایہ پھر کس موکھ سے اپنے زعم باطل مین قرآن عظیم کے رد
کے لیے اوسکو پیش کرتا ہر جو روایۃً بھی مرجوح درایۃً بھی مرجوح درایت تجھ نہ سوجھی تو روایت کی
مرجوحیت تو بدیہی تھی پھر آیات قرآنیہ کو کیون رد کیا مرجوح کو ساقط و متروک کیون نکیا
ہان یہ کہیے کہ یہ قاعدہ تو فضائل محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کر رد کے لیے ہے
جو نصوص حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے فضائل علیہ کا اثبات کرتی ہون
وہی ساقط و متروک ہین اگرچہ آیات صریحۂ قرآن عظیم ہون اور اپنے زعم شیطانی
مین جو روایت رد فضائل مین مل جائے وہ معمول و ماخوذ ہے اگرچہ روایۃً و درایۃً
ہر طرح مرجوح ہو گنگوہی جی کی نہ یکھی کہ رد فضائل اقدس کے لیے کیسی بے اصل
حکایت پر ایمان لائے اور اثبات فضائل علیہ مین صحیح بخاری و صحیح مسلم کے نصوص
مردود ٹھہرائے یہ دھرم ہے یہ ملائی ہر قاتلھم اللہ انی یؤفکون سوال ۵۵
اسکے بعد آپکا خطائی خط کہتا ہے احادب یہ ہے کہ مرجوح مین تاویل مناسب کیجائی
سو اسکی ذمہ داری مین سب برابر ہین صرف ہمارے ہی ذمہ نہیں اشرفعلی از تھانہ
بھون خباب آپہی کر موکھ کھل گیا کہ اگر حدیث مین وہ دلائل قاہرۂ اثبات ذہول کہ
جنے آپ پر القا فرمائے نہ بھی ہوتے جب بھی براہ ادب اوسمین بھی مناسب تاویل
فرض و اجب تھی پھر کس موکھ سے اوسے قرآن عظیم کے رد کے لیے دوڑی

اگر یہ کہیے کہ یہ تو ادب کی بات ہے اور رسلیا والا ادب سے محروم ازلی ہے لہذا گرو
بے ادبان میں سب سے اشرف و علی جناب یہ آیت سے استدلال کی بارہ
روا اور حدیث سے تمسک کر دشنام روا ہیں کیا رسلیا والے کی بوس خبیث پر
عذاب نہیں کو یہ بائیس آپ کا نی سمجھتے ہیں ارقام ہیات میں بائیس الف ہے
اور کب اونہ معاذ اس الف سے رسلیا کا کب نہوا تو کب ہونا چاہیے گا مفصل

سوم علم ماکان و مایکون پر حکم کفر و بدعت لگانے میں خبر تھانوی صاحب کی لینی
سوال ۱۷ تھانوی صاحب ملاحظہ ہو کتنی آپکے طائفہ بھر کی سب سے چمکتی کمائی
جو یوں اوندھی گری یوں موںھ کی کھائی اور اوسپر رسلیا کو یہ جوش سمجھائی کہ آگے
بیراگ لیکر آئی رہا یہ کہ اسکا اعتقاد بطلان کے کس درجہ میں ہے سو مقام اوسکی
تفصیل کا متحمل نہیں کچھ نہ بنتی دیکھی تو یہیں ٹال دیا مجمل یہ ہے کہ اس اعتقاد کی
صورتیں مختلف ہیں بعض درجہ بدعت و معصیت میں ہیں جنمیں انکار قطعی کا
نہیں اور بعض درجہ کفر میں ہیں جنمیں انکار قطعی کا ہے تھانوی صاحب ذرا کہیں تو کلمہ گوئی کا نام اور
لا مولوی شاہ جی کہلانے کی شرم کر کے سچ کبھی بول دو انباء المصطفیٰ (تمام ماکان و مایکون
من اول یوم الی الیوم الآخر کا علم حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو عطا
ہونا عمومات قطعیہ آیات قرآن عظیم سے ثابت کر دیا یا نہیں۔ کہو ہاں کر دیا اور
ضرور کر دیا۔ اوسکے آپ منکر ہوئے یا نہیں۔ کہو ہوئے اور بیشک ہوئے۔ اسپر
ہمنے تو نہ کہا تھا کہ آپ اپنے موںھ کہتے ہیں کہ قطعی کا انکار مطلقا کفر ہے تو آپ
اپنے موںھ خود کافر ہوئے یا نہیں۔ کہو ہوئے اور پھر بیٹھ ہوئے سوال ۱۸ از
تھانوی صاحب رسلیا آپ تو کوئی دلیل نہ لا سکے جو دکھائے اوسپر بائیس کوڑی

فصل سوم علم ماکان و مایکون

بے ایمانی بیشرمی

گرٹی گڑی کھا کر اوندھی ہوجائے اور اپنی کفر و بدعت کی مالا اپنے خصمون کو پہنانے لائے

اسکو یہ کون دھرم ہے **سوال ۵ اتھانوی** صاحب آپ کا نرمستبعد ع عاصی

ہکاتے ہے پر کہہ رہے ہین اسپر کہ جمیع حوادث الے یوم القیمہ کا علم حضور عالم ماکان وما

یکون صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو عطا ہونا مانا جائے بعطائے الٰہی ماکان وما یکون

بمعنی مذکور کا علم حضور کے لیے ثابت جانا جائے آپ رسلیا کے انھین جملون مین

جابجا اپنی اسکا اعتقاد مین لفظ اس کا مشار الیہ تلاش کیجے تحریف آیت یہ

نتیجہ دیتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمیع غیوب کونیہ الے یوم القیمہ کا علم منتفی

تحریف حدیث پر نتیجہ لاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ قیامت تک بھی کہ آخر عمر سے

متاخر ہے آپ پر بعض کونیات ظاہر نہوئے نہ بالذات نہ بالعطا پھر دونون ملاکر

توأم نتیجہ دکھاتی ہے دونون سے معلوم ہوا کہ آخر عمر تک بھی بعض کونیات

آپ پر مخفی رہین پھر اپنی پچھلی الٹی یون پیش کرتی ہے مخالف کا دعوی کہ آپ کو

آخر عمر مین تمام واقعات الی یوم الآخرہ مین سے کسی قسم کا علم مخفی نہ رہا تھا منتفی

ہوگیا اسپر وہ راگ گاتی ہے کہ اسکا اعتقاد بطلان کے کس درجہ مین ہے الخ انبآءُ

المصطفے و خالص الاعتقاد برسون سے شائع ہین اور آپ خوب جانتے ہین کہ

انکے خصم حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا علم بعطائے الٰہی مانتے ہین

نہ کہ معاذ اللہ بالذات۔ خود حفظ الایمان مین آپکا خانہ ساز سوال یہ تھا زید کہتا ہے

علم غیب دو قسم ہے بالذات اس معنی کر عالم الغیب خدا کے سوا کوئی نہین ہوسکتا

اور اس رسالیا مین بھی اپنے خصم کیطرف سے سوال وا کیا کہ اگر کہا جائے یہ منتفی

علم بالذات ہے نیز انبآءُ المصطفے و خالص الاعتقاد وغیرہما شاہد اور آپ خود واقف

کہ آپکے خصم یہ علم بتدریج مانتے ہین کہ تمامی نزول قرآن عظیم پر جسکا اتمام ہوا لہذا
خود آپنے اپنی اون عبارات مین جنکو ہم ابھی ذکر کر آئے جا بجا آخر عمر آخر عمر کی تصریح کی
اور صراحۃً اپنے مخالف کے دعوی مین آخر عمر کا لفظ لائے اب یہ تینون مضبوط
دانتون سے تھامی رہو (۱) احاطہ صرف علم حوادث اے یوم القیمہ کا (۲) وہ
بھی بالعطا (۳) وہ بھی بتدریج۔ یہ تو تمہارے خصم کا دعوی ہے جو اونکی تصانیف
مین روشن طرح پر مبین اور خود تمہاری عبارتین اونکے چھلکتے فوارون سے قطرہ
زن آگے چلیے رسلیا نے اگرچہ اپنی تفصیل نہ سنائی اور مجمل کے گھونگھٹ مین
نہایت گول مول دکھائی گر اوسکی انگلیونکے گھونگھٹ کھل چکے ہین اپنی سب سے بڑی
تقویت الایمان کی سنے جسمین گروہی طائفہ اسمعیل جی اون بول چکے پھر خواہ
یون سمجھو کہ یہ بات اونکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس
عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے نئی رسلیا کب اوس پرانی سے جدا
ہوگی آخر اوسکی نسل ہے ۵ دہل انتِ الامن غوثیۃ از غوث؛ غوثیتِ ولو
نرشد غوثیۃ نرشدی؛ تھانوی صاحب کیا آپ کوئی برہان دے سکتے ہین کہ علم
مذکور بعطای آلہی ماننے مین کونسے قطعی کا انکار ہے ورنہ مان دو کہ اللہ کے دینے
سے ماننے والے کو مشرک کہنے والا خود ہی مشرک مردود نابکار ہے سوال
۱۵۹ جانے دو تم کا فرمتبع کوئی سا لو۔ ان عالی کلامون پر نظر ڈالو اللہ
عزوجل نے فرمایا قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب اے نبی
تم ان کافرون سے فرما دو کہ مین تم سے نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین
اور نہ یہ کہ مین غیب جانتا ہون علامہ نظام الدین حسن نیشاپوری

تفسیر رغائب الفرقان مین اس آیۂ کریمہ کے تحت مین فرماتے ہین قل لا اقول لکم لم اقل لیس عندی خزائن اللہ لیعلم ان خزائن اللہ و هو العلم بحقائق الاشیاء و ماہیاتها عنده صلی اللہ تعالی علیه وسلم ولکنه یکلم الناس علی قدر عقولهم ولا اعلم الغیب ای لا اقول لکم ہذا مع انه قال صلی اللہ تعالی علیه وسلم علمت ما کان وما سیکون یعنی اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ اے نبی فرمادو کہ مین تم سے نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین یہ نہین فرمایا کہ اللہ کے خزانے میرے پاس نہین بلکہ یہ فرمایا کہ مین تم سے یہ نہین کہتا کہ میرے پاس ہین تاکہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے خزانے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیه وسلم کے پاس ہین مگر حضور لوگون سے انکی سمجھ کے قابل باتین بیان فرماتے ہین اور وہ خزانے تمام چیزون کی حقیقت و ماہیت کا علم ہے یہی فرمایا اور نہ یہ کہ مین غیب جانتا ہون یعنی مین تم سے نہین کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے ورنہ حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیه وسلم تو خود فرماتے ہین کہ جو کچھ ہو گیا اور جو کچھ ہونیوالا ہے سب کا علم مجھے ملا (۱۷۰) **صحیح بخاری** شریف مین امیر المومنین **عمر فاروق اعظم** رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے قام فینا النبی صلے اللہ تعالی علیه وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنة منازلهم واہل النار منازلهم ایکبار سید عالم صلے اللہ تعالی علیه وسلم نے ہم مین کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیون کے جنت اور دوزخیون کے دوزخ جانے تک کا حال ہمسے بیان فرمادیا (۱۷۱) **امام اجل محمود عینی** عمدة القاری شرح صحیح بخاری مین اس حدیث کے نیچے فرماتے ہین فیه دلالة علی انه اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائها الی انتهائها وفی ایراد ذلک کله فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادة یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیه وسلم نے ایک ہی مجلس مین

اول سے آخر تک کی تمام مخلوقات کے تمام احوال بیان فرمادیے اور اس سب بیان کا ایک مجلس مین فرمادینا نہایت عظیم معجزہ ہے (۱۶۲) امام حافظ الحدیث عسقلانی فتح الباری شرح صحیح بخاری مین اسی حدیث کے تحت مین فرماتے ہین

دل ذلک علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات منذ ابتدئت الی ان تفنی الی ان تبعث فشمل ذلک الاخبار عن المبدء والمعاش والمعاد فی تیسیر ذلک کلہ فی مجلس واحد من خوارق العادۃ امر عظیم

یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک ہی مجلس مین تمام مخلوقات کے احوال جب سے خلقت شروع ہوئی جبتک فنا ہو گی جبتک اوٹھائی جائیگی سب بیان فرمادیے تو یہ بیان اقدس شروع آفرینش ودنیا ومحشر سبکو محیط تھا اور یہ سبکا ایک مجلس مین بیان فرمادینا نہایت عظیم معجزہ ہے (۱۶۳) امام احمد قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری اور (۱۶۴) علامہ طیبی شرح مشکوۃ مین اسی حدیث کی شرح مین فرماتے ہین

ای اخبرنا مبتدئا من بدء الخلق حتی انتہی الی دخول اہل الجنۃ الجنۃ دل ذلک علی انہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اخبر بجمیع احوال المخلوقات منذ ابتدئت الی ان تفنی الی ان تبعث وہذا من خوارق العادات ففیہ تیسیر القول الکثیر فی الزمن القلیل

یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے تمام مخلوقات کے احوال جب سے خلقت پیدا ہوئی جبتک فنا ہو گی جبتک پھر زندہ کیجائیگی سب بیان فرمادیے اور یہ معجزہ ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کے لیے اتنا کثیر کلام اتنے قلیل زمانے مین آسان فرمادیا۔ وللہ الحمد (۱۶۵) اسیطرح علامہ علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین فرمایا (۱۶۶) صحیح مسلم شریف مین

ابو زید انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے صلے بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتے حضرت الظہر فنزل فصلے ثم صعد المنبر فخطبنا حتے حضرت
العصر ثم نزل فصلے ثم صعد المنبر فخطبنا حتے غربت الشمس فاخبرنا بما کان وبما ہو کائن
فاعلمنا احفظنا ایک دن رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نماز صبح پڑھاکر منبر پر
تشریف لیگئے اور خطبہ فرماتے رہے یہانتک کہ ظہر کا وقت آگیا اوتر کر نماز پڑھی پھیر
منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ فرماتے رہے یہانتک کہ عصر کا وقت آگیا اوتر کر نماز پڑھی پھیر
منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ فرماتے رہے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اوسدن
حضور نے ماکان وما یکون بتادیا ہم مین زیادہ علم اوسے ہے جسے زیادہ یاد رہا صلے
اللہ تعالی علیہ وسلم (۱۶۷) امام محمد بوصیری قصیدہ بردہ شریف مین عرض
کرتے ہین۔ فان من جودک الدنیا وضرتہا ÷ ومن علومک علم اللوح والقلم ÷ یا رسول اللہ
دنیا وآخرت دونون حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہین اور لوح وقلم کا علم (جسمین
تمام ماکان وما یکون ہے) حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے (۱۶۸) علی قاری
اوسکی شرح مین فرماتے ہین علمہما انما یکون سطرا من سطور علمہ تم مع ہذا من برکۃ وجودہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم لوح وقلم کا تمام علم (جسمین ماکان وما یکون سب بالتفصیل مندرج ہے) حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دفتر علم سے ایک سطر ہی تو ہے پھیر باانیہمہ وہ حضور ہی کی برکت سے ہے صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم (۱۶۹) ام القری شریف مین فرمایا وسع العلمین علما وحلما رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم تمام جہان کو محیط ہے (۱۷۰) امام ابن حجر مکی اوسکی
شرح مین فرماتے ہین لان اللہ تعالے اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین
ماکان وما یکون اسلیے کہ اللہ تعالے نے حضور کو تمام ماسوی اللہ پر اطلاع دی

تواولین وآخرین ماکان وما یکون سب کا علم حضور کو حاصل ہوا (۱۷۱) امام زین الدین عراقی استاذ امام حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی شرح مہذب اور (۱۷۲) علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض

مین فرماتے ہین انہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم علیہ الصلاۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفہم کلہم کما علم آدم الاسماء اللہ عزوجل کی جتنی مخلوق ہے آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر قیام قیامت تک سب حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم پر پیش کی گئی تو حضور نے سبکو پہچان لیا جسطرح آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام نام تعلیم ہوئے تھے (۱۷۳) مدارج شریف مین ہے ہرچہ در دنیا ست از زمان آدم تا اوان نفخہ اولے بروی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال او را از اول تا آخر معلوم گردید یاران خود را نیز از بعضے ازان احوال خبر داد (۱۷۴) نیز فرماتے ہین قدس سرہ ھو بکل شیٔ علیم وَوی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم داناست بہمہ چیز از شیونات واحکام الٰہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار و بجمیع علوم ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ ومصداق فوق کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اتمہا واکملہا (۱۷۵) تفسیر نیشاپوری مین ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ ہذا الاستثناء راجع الی النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کانہ قیل من ذا الذی یشفع عندہ یوم القیمۃ الا عبدہ محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم یعلم محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ما بین ایدیہم من اولیات الامر قبل خلق الخلائق وما خلفہم من احوال القیامۃ کون ہے جو اللہ عزوجل کے حضور شفاعت کرے مگر اوسکے اذن سے یہ استثنا

رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف راجع ہے گویا ارشاد ہوتا ہے کون ہے کہ قیامت
مین اوسکے حضور شفاعت کرے سوا اوسکے بندے محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے
محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم جانتے ہین جو کچھ اونکے آگے ہے اون ابتدائی باتون
سے جو پیدائش مخلوقات سے بھی پہلے تھین اور جو کچھ اونکے پیچھے ہے احوال قیامت
سے تفسیر کی پوری عبارت طابع مصر جلد سوم صفحہ ۲۴ مین دیکھیے اور اوسکی نفیس
و جانفزا و ایمان افروز و شیطان سوز شرح کتاب مستطاب الفیوض الملکیہ لمحب ۱۳۲۵
الدولۃ المکیہ مین ملاحظہ کیجیے اور ایمان سنبھالنے کی توفیق نملے تو پٹ ہوکر
چوپٹ ہو جائیے (۱۶۷) تفسیر روح البیان مین ہے ما انت بنعمۃ
ربک بمجنون بمستور عما کان من الازل و ما سیکون الی الابد لان الجنون ہو الستر
بل انت عالم بما کان خبیر بما سیکون یعنی رب عز و جل اپنے حبیب اکرم سید عالم
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ روز اول سے جو کچھ ہوا اور روز آخر تک
جو کچھ ہوگا تمھارے رب کے فضل سے تمپر کچھ پوشیدہ نہین تم تمام ماکان و مایکون
کے عالم ہو تھانوی صاحب علم ماکان و مایکون کے ثبوت مین قال قال
اتنے ہی اقوال پر بس کرون یہان اس سے بحث نہین کہ آپ انپر ایمان
لائین یا انسے کفر کرین قرآن عظیم نے صاف فرمایا نزلنا علیک الکتب تبیانا
لکل شئ اے محبوب ہمنے تمپر یہ قرآن اوتارا ہر شے کا روشن بیان کرنے کو محمد
رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے صراحۃً فرمایا علمت ما بین المشرق
والمغرب ۔ علمت ما فی السموات والارض ۔ تجلی لی کل شئ وعرفت مین نے جان لیا
جو کچھ مشرق سے مغرب تک ہے ۔ مجھے معلوم ہوگیا جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے

یہ چیز مجھپر روشن ہوگئی اور مین نے پہچان لی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اللہ ورسول کی تو آپ نے مانی نہین اور وہی گائی کہ اس اعتقاد کی صورتین بعض ہر بدعت مین ہین بعض درجہ کفر مین پھر آپ صحابہ وائمہ سے کیا ڈرے جاتے ہین اونکے ارشادات کو آپ پہلے ہی حجت نہین کا حکم سناتے ہین یہان اس سے بحث نہین آپ صحابہ وائمہ کو حجت مانین یا نہین۔ کلام اسمین ہے کہ ان تمام صحابہ وائمہ واولیاء وعلماء کو آپ کافر مبتدع کیا فرماتے ہین بینوا توجروا بینوا توجروا بینوا توجروا

(فصل چہارم)

فقط مایکون کے علم مین خبر تھانوی صاحب کی لینا

اب فقط مایکون کے علم مین پوری خبر تھانوی کی لیتا ہون وباللہ التوفیق۔ کیون جناب تھانوی صاحب آپنے یہان جمیع غیوب کونیہ الی یوم القیمہ کا لفظ محض اس بنا پر لکھا کہ آپکے خصم اکبر کا یہی مدعا ہے نہ یہ کہ آپکے کفر وبدعت کے احکام اس مجموعہ کے ماننے پر مقصور ہون یا واقع مین آپکے دھرم مین کفر وبدعت ومعصیت اسی پر مقتصر اسکا ما طہ تامہ نمانے تو اسلام وسنت وجواز ہے احتمال ثانی آپکو کیون منظور ہوگا بھلا کس دل سے صرف دو ایک بات کے استثنا سے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا علم اقدس روز اول سے روز آخر تک کے ایک ایک ذرہ کو محیط مان سکتے ہو۔ ع نگاہین صاف کہتی ہین کہ دیکھو یون نگر آپ اور سا اگر خصم کی قوت اور آپکی بیبسی آپکو منوا بھی چھوڑی تو آپکی برادری کی مدد آپکو کب ماننے دیگی واخوانھم یمدونھم فی الغی ثم لا یقصرون وہ دیکھیے گنگوہی صاحب لکھ رہے ہین کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم (کے بدگویون) کو دیوار پیچھے کا بھی علم نہین اور اگر تھانوی کراکر کے لکھدو کہ ہان ہان جو شخص حضور اقدس صلے اللہ

تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا سب کے ذرے ذرے کا تفصیلی علم ملنے صرف دو ایک بات مثلاً تعیین وقت قیامت کا استثنا کرلے وہ مسلمان سنی صحیح العقیدہ متقی ہے جسکے ذمہ کفر بدعت معصیت کچھ نہیں آ بھی جانے دو صرف اتنا لکھ جاگو کہ فقط حضور کو جملہ ماکیون الی آخر الایام کا علم محیط تھا اب تو اوس مقدار کا کوئی ثلث[له] تو ان ہی حصہ رہ گیا دیکھیے تو ابھی ابھی دیوبند گنگوہ انبہٹہ نانوتہ دلی پنجاب وغیرہ وغیرہ کی کیا گھار برادری مین کیا کیا کاؤن کاؤن مچتی اور اون سب بستیون اور خود آپکے تھان کے بھون مین آپکی کیا کیا گت بنتی کیسی کیسی درگت ہوتی ہے حکیم الامۃ النجدیہ سے مریض النفاق والکفر یہ لقب ہو جائے تو سہی لاجرم اگلا احتمال لو گے اور صرف علم ماکیون مانی پر بھی وہی اپنی کفر و بدعت کے احکام لیکر چلو گے اب کان پھٹ پھٹا کر یہ سوالات سن لیجیے اور زبان کی فصد لوا کر جواب دیجیے سوال ۷۷ صحیحین بخاری و مسلم مین جب سر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاما ماترک شیأ یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ایکبار ہم مین کھڑے ہوکر اوسوقت سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرما دیا جسے یاد رہا یاد رہا جو بھول گیا بھول گیا (۱۷۸) جامع ترمذی شریف مین حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے صلے بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم یوما صلاۃ العصر بنہار ثم قام خطیبا فلم یدع شیأ یکون الی

[له] حدیث مین ہے [illegible]

قیام الساعۃ الا اخبرنا بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ ایک دن رسول اللہ
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے عصر کی نماز دن سے پڑھی یعنی خوب اول وقت
پھر خطبہ فرمانے کھڑے ہوئے تو جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اوسمین سے
کوئی چیز بیان سے نچھوڑی یاد رکھا جسنے یاد رکھا اور بھولا جو بھولا (۱۷۹)
امام احمد مسند اور بخاری تاریخ اور طبرانی معجم کبیر مین حضرت مغیرہ بن
شعبہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کرتے ہین قال قام فینا رسول اللہ صلے اللہ
تعالے علیہ وسلم مقاما فاخبرنا بما یکون فی امتہ الی یوم القیمۃ وعاہ من وعاہ ونسیہ
من نسیہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ایکبار ہم مین کھڑے ہو کر اونکی
امت مین قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب بتا دیا یاد رہا جسے یاد رہا
اور بھول گیا جو بھول گیا (۱۸۰) حدیث ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ پر
امام ترمذی نے فرمایا ہذا حدیث حسن وفی الباب عن المغیرۃ بن شعبۃ وابی
زید بن اخطب وحذیفۃ وابی مریم ذکروا ان النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم حدثہم
بما ہو کائن الی ان تقوم الساعۃ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب مین اور
حدیثین ہیں مغیرہ بن شعبہ اور ابو زید بن اخطب اور حذیفہ اور ابو مریم
رضی اللہ تعالی عنہم سے ان سب صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اوسے
بیان فرما دیا (۱۸۱) طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد استاذ امام بخاری
کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیۃ الاولیا مین حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالے عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ

قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والے ما ھو کائن فیہا الی یوم القیٰمۃ کانما انظر الی کفی
ہذہ جلیانا من اللہ جلاہ لی کما جلی للنبیین من قبلی بیشک بیشک اللہ عزوجل نے
میرے سامنے دنیا اوٹھالی ہے تو مین اوسے اور جو کچھ قیامت تک اوسمین
ہونے والا ہے سبکو ایسا دیکھ رہا ہون جیسا اپنی اس ہتھیلی کو۔ اوس روشنی
کے سبب جو اللہ نے اپنے نبی کے لیے روشن کی جیسی مجھ سے پہلے انبیا کیلیے
روشن کی تھی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم یہ حدیث اجلہ ائمہ کرام مثل امام
خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبریٰ و امام احمد
قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و امام ابن حجر مکی صاحب افضل القریٰ
و علامہ شہاب مصری خفاجی صاحب نسیم الریاض و علامہ محمد
زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ تعالے نے اپنی کتب مین استناداً
ذکر کی اور مقبول و مسلم رکھی والحمد للہ رب العلمین (۱۸۲) امام ابن
حجر مکی فتح المبین شرح اربعین امام نووی مین زیر حدیث عرباض بن ساریہ
رضی اللہ تعالے عنہ اور (۱۸۳) علامہ احمد بن حجازی فشنی المجالس السنیہ
مین فرماتے ہین ہذا من معجزاتہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اذ کان عالما بما یقع
بعدہ جملۃ وتفصیلا لما صح انکشف لہ ما یکون الی ان یدخل اہل الجنۃ والنار
منازلہم یہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے معجزات سے ہے کہ جو کچھ حضور کے
بعد ہونے والا ہے سبکا اجمالی و تفصیلی علم حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ
وسلم کو تھا کہ صحیح حدیثون سے ثابت ہے کہ تمام ماکیون حضور پر ظاہر فرما دیا گیا
یہانتک کہ بہشتی و دوزخی اپنے اپنے ٹھکانون مین داخل ہون (۱۸۴) علامہ

فاکہانی پھر (۱۸۵) حسن بن علی عدالغنی حاشیہ فتح المبین اور (۱۸۶) ابن الحلیم فتوحات الوہبیہ مین فرماتے ہین انہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کشف لہ عما یکون الے ان یدخل اہل الجنۃ الجنۃ واہل النار النار کما صح فی حدیث ابی سعید وغیرہ بیشک جو کچھ ہونے والا ہے سب رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم پر ظاہر فرمادیا گیا یہانتک کہ جنتی جنت اور دوزخی دوزخ مین جائین جیسا کہ ابوسعید خدری وغیرہ رضی اللہ تعالے عنہم کی صحیح حدیثون سے ثابت ہے (۱۸۷) ابن الانباری کتاب المصاحف اور امام ابوعمر بن عبدالبر کتاب العلم مین ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے میرے سامنے خطبہ مین فرمایا سلونی فواللہ لاتسألونی عن شئ یکون الی یوم القیمۃ الا حدثتکم بہ مجھسے پوچھو کہ خدا کی قسم قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے مجھ سے جو کچھ پوچھو مین بتادونگا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم (۱۸۸) ابن قتیبہ پھر (۱۸۹) ابن خلکان پھر (۱۹۰) امام کمال الدین دمیری پھر (۱۹۱) علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ مین فرماتے ہین الجفر جلد کتبہ جعفر الصادق کتب فیہ لاہل البیت کل ما یحتاجون الی علمہ وکل ما یکون الی یوم القیمۃ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کتاب الجفر مین اہل بیت کرام کے لیے جس چیز کے علم کی اونکو حاجت پڑے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب تحریر فرمادیا (۱۹۲) علامہ سید شریف شرح مواقف مین فرماتے ہین الجفر والجامعۃ کتابان لعلے رضی اللہ تعالی عنہ ذکر فیہما علی طریقۃ علم الحروف الحوادث التی تحدث الی انقراض العالم وکانت الائمۃ المعروفون من اولادہ یعرفونہما ویحکمون بہما کتب علی بن موسے الرضا رضی اللہ تعالی عنہما الی المامون فکتبت

سنک عہدک الاان الجفر والجامعۃ یدلان علی انہ لایتم رأیت انا بالشام نظما اشتیر
بالرموز الی احوال ملوک مصر وسمعت انہ مستخرج من ذینک الکتابین جفر وجامعہ
امیر المؤمنین مولی علی کی دو کتابین ہین بیشک امیر المؤمنین نے اون دونون
مین علم الحروف کی روش پر ختم دنیا تک جتنے وقائع ہونے والے ہین سب ذکر
فرما دیے اور اونکی اولاد امجاد سے ائمہ مشہورین رضی اللہ تعالی عنہم اون
کتابون کے رموز پہچانتے اور اون سے احکام لگاتے تھے اور امام علی بن
موسے رضا رضی اللہ تعالی عنہما نے مامون رشید کو تحریر فرما بھیجا کہ مین
تمھاری ولی عہدی قبول کرتا ہون مگر جفر وجامعہ بتا رہی ہین کہ یہ کام پورا نہوگا
(چنانچہ ایسا ہی ہوا) سید شریف فرماتے ہین اور مین نے ملک شام مین ایک
نظم دیکھی جسمین شاہان مصر کے احوال کیطرف رمزون مین اشارہ کیا ہے مین نے
سنا کہ وہ احکام اونھین دونون کتابون سے نکالے ہین (۱۹۳) اسیطرح
شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالی عنہ کتاب الدر المکنون والجوہر
المصون مین فرماتے ہین قال بعض العلماء علم الحروف من معجزات ابرہیم
علیہ الصلاۃ والسلام ثم الامام علی رضی اللہ تعالی عنہ ورث علم الحروف عن سید
رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم والیہ الاشارۃ بقولہ صلے اللہ تعالی علیہ
وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا بعض علما نے فرمایا علم جفر سیدنا ابرہیم خلیل اللہ
علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات سے ہے پھر یہ علم حضور اقدس سید المرسلین
صلے اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم سے وراثۃً مولے علی کرم اللہ تعالی وجہہ
الکریم کو پہنچا رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے اس ارشاد مین کہ مین علم کا

شہر ہون اور علی اوسکا دروازہ اسی طرف اشارہ ہے اوسی کتاب مستطاب مین
ہے وقد صنف الجفر الجامع فی اسرار الحروف وفیہ ماجری للاولین وما یجری للآخرین
مولے علی کرم اللہ تعالی وجہہ نے کتاب جفر جامع اسرار حروف مین تصنیف فرمائی
اور اوسمین ہے جو کچھ اگلون پر ہو گزرا اور جو کچھ پچھلون پر آنے والا ہے۔ اوسیمین
ہے وکانت الائمۃ الراسخون من اولادہ یعرفون اسرار ہذا الکتاب الربانی مولے
علی کی اولاد امجاد سے ائمہ اہلبیت اطہار اس ربانی کتاب کے اسرار جانتے
تھے اوسیمین ہے ثم الامام الحسین رضی اللہ تعالے عنہ ورث علم الحروف عن ابیہ
علی کرم اللہ تعالے وجہہ ثم ورثہا زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ ثم الامام محمد الباقر
رضی اللہ تعالی عنہ ثم الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالی عنہ وہو الذی غاص
فی اعماق اغوارہ واستخرج دررہ من اصداف اسرارہ وحل معاقد رموزہ
وفک طلاسم کنوزہ وصنف الخافیۃ فی علم الجفر پھر امام حسین رضی اللہ تعالے
عنہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالے وجہہ سے اس علم کے وارث ہوئے پھر امام
زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ پھر امام محمد باقر رضی اللہ تعالے
عنہ پھر امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ اور یہی اوسکے گہراو کی
تہون مین غوطہ زن ہوئے اور اوسکے اسرار کی سیپیون سے موتی نکالے اور
اوسکے رموز کی گرہین کھولین اور اوسکے خزانون کے طلسم فتح کیے اور علم
جفر مین کتاب خافیہ تصنیف فرمائی رضی اللہ تعالے عنہم ومن انفاسہم وافاض
علینا من فیوض برکاتہم وانوارہم بجاہہم عندک یا معطی اسرارہم آمین یہ قول
مبارک فصل سوم کے لائق تھا کہ بوجہ مناسبت یہان مذکور ہوا وباللہ التوفیق

ولله الحمد کیون جناب تھانوی صاحب ان تمام صحابہ کرام و اہلبیت عظام و ائمہ و اولیاء و علما کو آپ کافر مبتدع کیا جانتے ہین بینوا توجروا

بینوا توجروا بینوا توجروا **فصل پنجم** اب جملہ ماکان و مایکون درکنار فقط عرش تا فرش موجودات حال کے علم محیط مین اوس بدرجہا زائد جبر تھانوی و گنگوہی دونون صاحبون کی لیتا ہون و باللہ التوفیق۔ تھانوی صاحب ماکان و مایکون کل یا انکین کا ایک تو شے عظیم و جلیل ہر اگرچہ علوم مصطفے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے حضور ایک حصہ قلیل ہے آپ انکھین بھی جانے دیجیے فقط عرش تا فرش موجودات وقت کا علم محیط لیجیے اب تو یہ ماکان و مایکون کے سمندر سے ایک نہر بلکہ نہر کی بھی ایک لہر رہگیا اسکی بھی کرورہین حصے صرف زمین کے علم محیط کو آپکے پیر مغان گنگوہی شیطان کیلیے ثابت مانکر محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کیلیے ماننا شرک بتاتے ہین جسمین کوئی حصہ ایمان کا نہین اپنی قاطعہ براہین مین فرماتے ہین شیطان کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ ثابت کرنا شرک نہین تو کونسا حصہ ایمان کا ہے شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے یعنی شیطان تو تمام زمین کا علم محیط رکھتا ہے اوسکی وسعت علم پر خدا نے نصوص قطعیہ اوتاری ہین اور محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی وسعت علم پر ایک نص بھی نہ اوتارا بلکہ اونکی تنگی علم دکھی۔ الٹی پر نصوص قطعیہ اوتارے لہذا اونکی لیے زمین کا علم محیط ماننا شرک و کفر خالص ہے جسمین ایمان کا لگاؤ نہین خلاصہ یہ کہ شیطان تو اونکے خدا کا شریک ہے کہ وہ اونکے خدا کی خاص صفت علم محیط سے موصوف ہے مگر محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے علم کو تو خدا نے گھٹا یا دہ دلوار پیچھے

نک کی تو جانتے نہین شیطان کی برابر علم محیط زمین ہونا بڑی بات ہے اونکے لیے
جو اسے ثابت کروگے تو یہ خدا کی خاص صفت اوسکے غیر کیلیے ثابت کرنا ہوگا اور نری نرا
شرک ہو جائیگا حاصل یہ کہ ابلیس اونکا خدا ہی جب تو صفت خاصۂ خدا سے موصوف
ہے مسلمان ان گنگوہی آنکھون سے اتنا پوچھ دیکھین کہ اگر زمین کا علم محیط صفت
خاصۂ خدا نہین تو محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے اوسکا اثبات کیون شرک
ہوگیا لاجرم وہ آپکے دھرم مین خاص خدا کی صفت ہے کہ اوسکے غیر مین
ہرگز نہین ہوسکتی لیکن آپکے اقرار سے شیطان مین یقینًا پائی جاتی ہے
تو قطعًا شیطان غیر خدائے گنگوہی نہین عین خدائے گنگوہی ہے الا لعنۃ اللہ علی
الظلمین خیر یہ تو حسام الحرمین وغیرہ مین مجملًا سن چکے اور ان شاء اللہ العزیز الکاوی
فی العاوی والغادی مین مفصلًا سنوگے۔ یہان یہ کہنا ہے کہ آپکے پیرمغان
کے دھرم مین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فقط اس چھوٹے
سے مٹی کے ڈھیلے کا جسکا نام زمین ہے علم محیط ماننا خالص کفر ہے پھر
عرش تا فرش جملہ موجوداتِ وقت تو اوس سے کرورون بلکہ سنکھون
مہا سنکھون بڑے ہین اسکا احاطہ ماننا ضرور کفر بلکہ مہا سنکھون کفر کے
برابر ہوگا اگر آپکے دھرم مین ایسا نہین تو پہلے اتنی لکھدو کہ گروجی جھوٹے
ہین پھر اپنے دھرم کی کہو اگر وہ جمیع غیوب کونیہ کی قید فی الواقع احترازی
تھی تو لکھدو کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم خواہ کسی نبی
یا ولی کے لیے بعطائے الٰہی تمام موجودات زمانہ کا علم محیط ماننے کہ ایک ایک
ذرہ کا حال اونکو معلوم ہے شرق سے غرب تک جنوب سے شمال تک

فرش سے عرش تک بلا استثنا ایک ایک ذرہ کو اون کا علم محیط ہے ایسا
کہنے والا سنی صحیح العقیدہ متقی صالح ہے جسپر معاذ اللہ کفر بدعت معصیت
کسیکا الزام نہین آسکتا کیا آپ ایسا لکھ سکینگے حاش للہ اگر ریزہ ریزہ
کردیے جاؤ تو ہرگز ایسی انکھی زبان پر نہ لاؤ گے اور اگر اپنی بات کی پچ
کرکے کلیجے پر سل رکھکر ہان بول بھی دو کہ آخر یہ جو کچھ ہے ماکان و مایکون
کے ہزارون سمندر چھوڑ کر صرف موجودات ہی کا تو علم محیط ہے تو وہ
دیکھو برادری کی گاؤن گاؤن بستی بستی گاؤن گاؤن بیچ جائیگی
اور تھین مجبور کرکے پھر اوسی گنگوہی دھرم لوٹا ئیگی غرض تھین
اس کہنے سے مفر نہین کہ فقط موجودات زمانہ کا علم محیط ماننا بھی
قطعاً کفر ہے اب سوالات کا جواب دو اور ان ائمہ وعلما و اولیا درکنار
خود اللہ واحد قہار پر معاذ اللہ اپنے اور گنگوہی جی والے کفر کا فتوے
جڑو وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون تنبیہ حقیقت
امر یہ ہے کہ عرش تا فرش جملہ موجودات وقت کا علم محیط یقیناً جمیع ماکان
ومایکون بمعنے مذکور کا علم محیط ہے کہ موجودات وقت مین مکنونات
قلم و مکتوبات لوح بھی ہین اور وہ بلا شبہہ جملہ ماکان و مایکون کو محیط و لہذا
انباؤ المصطفے شریف مین انھین آیات کریمہ سے کہ ہم یہان
لکھینگے حضور اقدس عالم ماکان و مایکون صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے
علم محیط جمیع ماکان و مایکون من اول یوم الی آخر الایام پر وہ
دلائل قطعیہ قائم فرمائے کہ تمام وہابیت سکے ....

گھروں مین اندر باہر صف ماتم بچھی ہے کہرام مچا ہے
بیٹا واپڑا ہے چوٹی کا پسینہ ایڑی تک بہا ہے دانتوں پسینے آرہے ہین اور اذکر
ایک حرف کو جنبش نہین دے سکے والحمد للہ رب العلمین وقیل بعدا للقوم الظلمین
مگر ہم یہان اس نکتہ جلیلہ سے تنزل کرکے جناب تھانوی صاحب اینڈ کو کے مبلغ عقول
ناقصہ پر اوتر آئ اور احاطہ مکنونات و مکتوبات لوح قلم کے علاوہ باقی ہی جملہ موجودات
دقت عرش تا فرش کے احاطہ پر اقتصار کرتے ہین اسمین گنگوہی و تھانوی
صاحبان صحابہ و ائمہ در کنار خود اللہ و رسول پر اپنا کفر لیکر دوڑین
جل و علا و صلے اللہ تعالے علیہ و علیہم وسلم آین سوال ۱۹۴- اللہ واحد
قہار عز جلالہ قرآن عظیم و فرقان کریم مین فرماتا ہے ونزلنا علیک الکتب تبیانا
لکل شئ اے محبوب ہمنے تمپر یہ قرآن اوتارا تمام موجودات کا روشن بیان فرمادینے کو
اس آیۂ کریمہ سے حجت ساطعہ کی اقامت انباء المصطفے مین دیکھیے (۱۹۵) ابن جریر
وابن ابی حاتم اپنی تفسیرون مین سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی
عنہ سے راوی قال ان اللہ تعالی انزل ہذا الکتاب تبیانا لکل شئ ولقد علمنا بعضا
مما بین لنا القرآن ثم تلا ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شئ اللہ تعالی نے یہ کتاب
جملہ موجودات کے روشن بیان کردینے کو اوتاری اور ہم قرآن مین سے جتنا قرآن
نے ہمارے لیے بیان فرمایا اوسمین سے بھی بعض ہی جانتے ہین پھر یہ
آیت پڑھی کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے ہمنے تمپر یہ کتاب جملہ موجودات کا روشن
بیان فرمادینے کو اوتاری یعنی قرآن عظیم نے لنا یعنی امت کیلیے جتنا بیان
فرمایا اوسکا بھی کل ہم نہین جانتے چہ جائیکہ جو اپنے حبیب صلے اللہ تعالے علیہ وسلم

کے لیے بیان فرمایا یہ اسلیے کہ خلفای اربعہ رضی اللہ تعالے عنہم کا علم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے علم سے زائد تھا (۱۹۶) اللہ واحد قہار جل جلالہ فرماتا ہے ماکان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شئی قرآن بناوٹ کی بات نہیں بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق اور جملہ موجودات کی تفصیل ہے (۱۹۷) ابن سراقہ کتاب الاعجاز مین امام ابو بکر بن مجاہد سے راوی قال من شئے فی العالم الا ہو فی کتاب اللہ تعالے تمام عالم مین کوئی چیز ایسی نہیں جو قرآن مین نہو (۱۹۸) اللہ واحد قہار فرماتا ہے ما فرطنا فی الکتب من شئ ہمنے اس کتاب میں کوئی چیز اوٹھا نرکھی (۱۹۹) امام جلیل سمین اپنی تفسیر مین۔ پھر (۲۰۰) علامہ سلیمن جمل فتوحات الہیہ مین اسی آیت کریمہ کے تحت مین فرماتے ہین اختلفوا فی الکتاب ماالمراد بہ فقیل اللوح المحفوظ وعلی ہذا فالعموم ظاہر لان اللہ تعالے اثبت ماکان وما یکون فیہ وقیل القرآن وعلی ہذا فہل العموم باق منہم من قال نعم وان جمیع الاشیاء مثبت فی القرآن اما بالتصریح واما بالایماء ومنہم من قال انہ یراد بہ الخصوص والمعنے من شئے یحتاج الیہ المکلفون آیت مین دو قول ہین ایک یہ کہ کتاب سے لوح محفوظ مراد ہے یون تو عموم ظاہر ہے کہ اللہ تعالے نے اوسمین تمام ماکان وما یکون تحریر فرمادیا دوسرا یہ کہ قرآن کریم مراد ہے۔ آیا اب بھی عموم باقی ائمہ مین سے ایک فریق فرماتا ہے ہان اب بھی عموم ہے اور فرماتا ہے کہ جمیع موجودات قرآن مجید مین مذکور ہین خواہ صاف صریح خواہ یہ اشارہ اور دوسرا فریق خصوص لیتا ہے کہ جتنی اشیا کی مکلفون کو حاجت ہے (۲۰۱)

آیت مین بھی قولِ ائمہ تفسیر خازن مین یون مفسر فرمایا یعنی ان القرآن مشتمل
علے جمیع الاحوال قرآن مجید مین تمام احوال کا بیان ہے تھانوی صاحب
کلام امین ہے کہ یہ فریق ائمہ آپکے دھرم مین کافر مین مبتدع ہین کیا ہین باقی
دوسرے قول کی نسبت بیان خالص الاعتقاد ۳۳ مین دیکھیے (۲۰۲)
امام شعرانی طبقات الکبرے شریف مین حضرت سیدی ابرہیم
دسوقی رضی اللہ تعالے عنہ سے ناقل کہ فرماتے لو فتح الحق تعالی عن قلوبکم
اقفال السدد لاطلعتم علی ما فی القرآن من العلوم واستغنیتم عن النظر فی سواہ فان فیہ
جمیع مارقم فی صفحات الوجود وقال تعالی ما فرطنا فی الکتب من شیئ اگر حق تعالے
تمھارے دلون کے قفل کھول دے تو قرآن مین جو علوم ہین تمھین نظر آئین
اور پھر اوسکے سوا کسی چیز کو دیکھنے کی تمھین حاجت نہ ہے کہ تمام صفحات وجود مین
جو کچھ مرقوم ہے یعنی جملہ موجودات عالم سب کا بیان قرآن عظیم مین موجود ہے
اللہ تعالی فرماتا ہے ہمنے اس کتاب مین کوئی چیز چھوڑ نہ دی (۲۰۳) اللہ واحد
قہار جل وعز فرماتا ہے تفصیل الکتب لاریب فیہ یہ قرآن لوح محفوظ کی تفصیل
ہے اسمین کچھ شک نہین (۲۰۴) جلالین مین ہے تفصیل الکتب تبیین ما کتبہ
اللہ تعالی من الاحکام وغیرہا اھ قال الجمل ای فی اللوح المحفوظ یعنی آیت کے معنی
یہ ہین کہ اللہ تعالی نے احکام وغیر احکام جو کچھ لوح محفوظ مین لکھا ہے قرآن عظیم
مین اوس سبکا بیان ہے (۲۰۵) اللہ واحد قہار جل مجدہ فرماتا ہے
وکذلک نری ابرہیم ملکوت السموت والارض ولیکون من الموقنین اور
اسیطرح ہم ابرہیم کو تمام آسمانون اور زمین کی سلطنت دکھاتے ہین اور اسلیے

کہ وہ عین الیقین والون مین ہو۔ **گنگوہی و تھانوی و اسمعیل دہلوی**
صاحبو اللہ واحد قہار کو کیا کہو گے وہ تمام آسمانون اور زمینون مین اپنی سلطنت
کا اپنے خلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم کیلیے فقط علم محیط ہی نہین بلکہ بصر محیط ثابت
فرمارہا ہے کہیے تو اللہ کی سلطنت سے آسمانون اور زمینون کا کونسا ذرہ
خارج ہے کہیے وہ آپکا ابلیس جسے صرف زمین کے علم محیط پر خدا کا شریک کردیا
تھا اب جہنم کے کونسے کونے مین چھپیگا یا خلیل اللہ کو اوس سے بھی لاکھون
درجے زیادہ خدا کا شریک مانو گے مگر اللہ فرماتا ہے ولکن الظلمین بایٰت اللہ
یجحدون ہے یہ کہ ظالم لوگ اللہ کی آیتین ہی نہین مانتے (۲۰۱، ۳) ابن جریر
و ابن ابی حاتم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے اسی
آیہ کریمہ کی تفسیر مین راوی انہ جلی لہ الامر سرہ وعلانیتہ فلم یخف علیہ شیء من
اعمال الخلائق بیشک ابرہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم پر آسمانون اور زمین کے سب
غیب و شہادت کھول دیے گئے تو جملہ مخلوقات کے اعمال سے کوئی چیز اون پر چھپی
نہ رہی (۲۰۷) آدم بن ابی ایاس و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ اپنی
تفاسیر اور بیہقی کتاب الاسماء والصفات مین امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ
بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے اسی آیہ کریمہ کی تفسیر مین راوی
فرجت لہ السموات السبع فنظر الی مافیھن حتے انتہی بصرہ الی العرش و فرجت
لہ الارضون السبع فنظر الی مافیھن ابرہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے لیے ساتون آسمان
کھول دیے گئے تو جو کچھ اونمین ہے سب ملاحظہ فرمایا یہانتک کہ اونکی نگاہ عرش پر
جا کر ٹھہری اور اونکے لیے ساتون زمینین کھول دی گئین کہ جو کچھ اونمین ہے

سب دیکھ لیا (۲۰۸) سعید بن منصور استاذ امام بخاری و مسلم اپنی سنن اور
ابن المنذر و ابن ابی حاتم تفاسیر مین اسمعیل بن عبد الرحمن سدی
کبیر تلمیذ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے اسکی تفسیر مین راوی
فرجت لہ السموات السبع حتے نظر الی العرش والی منزلہ من الجنۃ ثم فرجت لہ الارضون
السبع حتے نظر الی الصخرۃ التی علیہا الارضون اونکے لیے ساتون آسمان
کھول دیے گئے کہ عرش تک دیکھا اور جنت مین اپنا محل ملاحظہ فرمایا پھر ساتون
زمینین اونکے لیے کھولی گئین کہ اوس چٹان تک دیکھا جسپر سب زمینین قائم
ہین (۲۰۹) اسی آیہ کریمہ کے نیچے تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی اور (۲۱۰)
تفسیر نیشاپوری مین ہے واللفظ لہ الاطلاع علے تفاصیل آثار حکمۃ اللہ
تعالے فی کل احد من مخلوقات ہذہ العوالم بحسب اجناسہا وانواعہا واصنافہا و
اشخاصہا وعوارضہا ولواحقہا کما ہے لایحصل الا لاکابر الانبیاء ولہذا قال صلے اللہ
تعالے علیہ وسلم ارنی الاشیاء کما ہی ان تمام عالمہای ارضی وسماوی مین
ہر ہر مخلوق کے جنس و نوع و صنف و شخص و عوارض و لواحق مین آثار حکمت
الٰہیہ کا مفصل علم مطابق واقع اونھین اکابر کو ملتا ہے جو انبیا ہین علیہم الصلاۃ
والسلام اسیلیے حضور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی
ہمکو تمام چیزین جیسی وہ ہین دکھادی (۲۱۱) سید المرسلین محمد رسول اللہ
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین رأیتہ عزوجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت
بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شئی وعرفت مین نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا کہ
اوسنے اپنا دست قدرت میرے دونون شانون کے بیچ مین رکھا جسکی ٹھنڈک مین نے

اپنے سینۂ مبارک میں پائی تو جملہ موجودات مجھپر روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لیے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم یہ حدیث کریم جلیل وعظیم ایمان افروز کافر سوز جسکو ائمۂ عظام و محدثین اعلام نے سیدنا معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت فرمائی ازانجملہ امام السنہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالے عنہ نے مسند اور امام ترمذی نے صحیح جامع اور امام الائمہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح اور امام رویانی نے اپنی سنن اور امام دارقطنی وابن عدی و طبرانی و محمد بن نصر مروزی و حاکم وابن مردویہ وغیرہم نے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہذا حدیث حسن صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ پھر کہا سالت محمد بن اسمٰعیل عن ہذا الحدیث فقال ہذا صحیح میں نے امام بخاری سے اس حدیث کا مرتبہ پوچھا فرمایا یہ حدیث صحیح ہے (۲|۳) سید العٰلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اسی واقعہ میں فرماتے ہیں وضع یدہ بین کتفی حتے وجدت برد انا ملہ بین ثدیی فعلمت ما بین المشرق والمغرب رب عزوجل نے اپنا دست قدرت میری پیٹھ پر رکھا جسکی خنکی مجھے اپنے سینۂ منور میں محسوس ہوئی تو شرق سے غرب تک جو کچھ ہے سب میں نے جان لیا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم یہ حدیث ترمذی وابو یعلی نے بطریق ابو قلابہ عن خالد بن اللجلاج عن ابن عباس حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ نیز امام احمد و ترمذی نے بسند صحیح اوسے بطریق عبد الرزاق عن معمر عن ایوب عن ابی قلابہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما روایت کیا اور اوسکے لفظ ہیں فعلمت ما فی السمٰوٰت وما فی الارض

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جب رب عزوجل نے اپنا دست
قدرت میری پشت مبارک پر رکھا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین
میں سب میں نے جان لیا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم (۲۱۳)
سید الکونین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں فوضع کفہ
بین کتفی فوجدت بردہا بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض وتلا وکذلک نری
ابراہیم ملکوت السموات والارض رب عزوجل نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے
بیچ میں رکھا جسکی سردی میں نے اپنے سینۂ اقدس میں پائی تو جو کچھ آسمانوں
اور زمین میں ہے سب مجھے معلوم ہوگیا اور اسپر رسول اللہ صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ یونہی ہم ابراہیم کو تمام آسمانوں اور زمین کی
سلطنت دکھاتے ہیں۔ یہ حدیث امام دارمی و امام ابن خزیمہ و امام ابن
السکن و حاکم نے اپنی صحاح اور امام دارقطنی نے کتاب الرؤیۃ اور امام بغوی
نے شرح السنہ و تفسیر معالم اور ہیثم بن کلیب نے مسند اور بیہقی نے کتاب
الاسماء اور ابن بطہ و ابو نعیم و ابن مندہ وغیرہم نے عبد الرحمن بن
عائش حضرمی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی۔ ان عبد الرحمن کا صحابی ہونا
امام بخاری و امام محمد بن سعید و ابو زرعہ دمشقی و ابو الحسن بن سمیع و ابو القاسم البغوی
و ابو عروبہ حرانی وغیرہم نے ثابت فرمایا (۲۱۴) یہی مضمون امام احمد و طبرانی
و ابن جریر و ابن مردویہ و بیہقی وغیرہم نے بطریق عبد الرحمن المذکور عن رجل
من اصحاب النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بعض صحابہ کرام سے روایت کیا
اسمیں امام احمد کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا

تجلی لی مافی السموات ومافی الارض جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین سب مجھپر روشن ہوگیا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم (۲۱۵) نیز یہ مضمون حدیث ثوبان رضی اللہ تعالے عنہ سے طبرانی نے کتاب السنہ اور محمد بن نصر مروزی و بزار نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا تجلی لی ما بین السماء والارض جو کچھ آسمان وزمین کے اندر ہی سب مجھپر روشن ہوگیا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم (۲۱۶) نیز حدیث انس رضی اللہ تعالے عنہ سے دارقطنی اور ابوبکر نیسابوری نے زیادات اور طبرانی نے سنت اور شیرازی نے القاب اور ابن مردویہ نے تفسیر مین روایت کیا اور اسمین لفظ یہین فعلمنی کل شیٔ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالے نے جملہ موجودات کا علم مجھے عطا فرما دیا اور ایک لفظ مین ہے فعلمت کل شیٔ اوسکے دست قدرت رکھتے ہی جملہ موجودات مین نے جان لیے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم (۲۱۷) شیخ محقق نے شرح مشکوۃ مین اسی حدیث کے نیچے فرمایا دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمینہا بود عبارت ست از حصول تمامۂ علوم جزئی وکلی واحاطہ آن (۲۱۸) امام ابن حجر مکی نے شرح مشکوۃ مین اسی حدیث کے تحت مین فرمایا فعلمت مافی السموات والارض ای جمیع الکائنات التی فی السموات بل وما فوقہا وجمیع مافی الارضین السبع بل وما تحتہا یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے یہ جو ارشاد فرمایا کہ مین نے جان لیا جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جسقدر موجودات ساتون آسمانون مین ہین بلکہ وہ بھی جو اون سے اوپر ہین اور جسقدر کائنات ساتون زمینون مین ہین بلکہ وہ بھی

ہوا و لنیے ہی ہیں سب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم میں آگئیں والحمد للہ رب العلمین (۲۱۹) صحیح بخاری میں حضرت اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کسوف کے بعد فرمایا مامن شئی کنت لم اره الا قد رأیته فی مقامی ہذا حتی الجنة والنار تمام موجودات میں جو کچھ میں نے نہ دیکھا تھا وہ سب ابھی اس قیام میں دیکھ لیا یہانتک کہ جنت و دوزخ (۲۲۰) ابن النجار ابو المعتمر مسلم بن اوس و جاریہ بن قدامہ سعدی سے راوی کہ امیر المومنین مولے علی کرم اللہ تعالے وجہہ الکریم نے فرمایا سلونی قبل ان تفقدونی فانی لا اسأل عن شئی دون العرش الا اخبرت عنہ مجھ سے پوچھو قبل اسکے کہ مجھے نہ پاؤ کہ عرش کے نیچے جس چیز کو مجھ سے پوچھو میں بتا دونگا فائدہ امیر المومنین کا یہاں یہ ارشاد ہے اور سوال ۱۸۷ میں حضرت مولے کا ارشاد گزرا کہ قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے مجھ سے جو کچھ پوچھو میں بتا دونگا مسلمانو کیا ان ارشادات عالیات کا یہ صاف مطلب نہیں کہ مولے علی فرماتے ہیں جنت و نار کرسی و ہفت آسمان و ہفت زمین اور جو کچھ انکے درمیان ہے ماتحت الثری تک اور اب سے قیامت تک کے تمام احوال تمام کائنات کو میرا علم محیط ہے جب تو فرماتے ہیں کہ ان جمیع اشیا سے جو کچھ پوچھو میں بتا دونگا نا قدرو لے ادنو محرومو یہ علم ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی بارگاہ درس کریم یعلمہم الکتب والحکمة کے ایک تعلیم یافتہ کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخر یہ علم مولے علی کو کسنے دیا قرآن فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے وعلمکم مالم تکونوا

تعلمون پھر حضور کے علم عظیم واعظم کا کیا حصر و شمار ہو سکے موتوا بغیظکم ان اللہ
علیم بذات الصدور۔ فائدہ جلیلہ بعض اہلسنت نے حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے علم ماکان وما یکون پر آیۂ کریمۂ علمک مالم تکن تعلم وکان
فضل اللہ علیک عظیما سے استدلال کیا کہ رب عزوجل اپنے محبوب اکرم
سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے فرماتا ہے اللہ نے تمھین
سکھا دیا جو کچھ تم نجانتے تھے اور اللہ کا فضل تمپر بہت بڑا ہے کلمہ ما عموم
کے لیے آتا ہے تو جملہ موجودات کو علم نبوی کا شامل ہونا ثابت ہوا۔ اس
دلیل کی نفیس تحقیق و تقریر توانشاء اللہ العزیز القدیر الدولۃ المکیہ مین دیکھیے گا
جاہل نجدیون نے کہ شاید جناب تھانوی صاحب بھی اونھین مین ہین اوسپر اعتراض
کیا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے یعلمکم مالم تکونوا تعلمون یہ نبی تمکو سکھلاتے ہین جو کچھ تم نجانتے
تھے تواس سے صحابہ کے لیے بھی یہ علم شامل ثابت ہو جائیگا اسکا جواب عاقل پر
خود ہی آسان تھا صحابہ کو یہ علم شامل اصلا عطا نہونا کسی دلیل شرعی سے ثابت
ہے یا نہین اگر ہے تو صحابہ مین دلیل تخصیص قائم ہونے سے رسول اللہ صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم مین تخصیص کیون ہونے لگی اور اگر نہین تو بکنا کسلیے سہی
اور لاکھ بار سہی بحمد اللہ ہماری سرکار ابد قرار کی عظمت شان ہی ثابت ہوتی ہے
کہ اپنے غلامون کو ایسے عظیم علم عطا فرما دیے موت تو وہابیت کی ہے وہ تو
محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے اسکا کروروان حصہ ثابت
کرتے مری جاتی تھی اونکے غلامون کے لیے ثابت دیکھکر کیا لاکھ لاکھ دفعہ آریون
کا جنم لیکر لاکھون موت مریگی مگر ارشادات امیر المومنین فاروق اعظم و دیگر

صحابہ کرام امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تو شامت کی ماری
خدائی پھٹکاری نبی کی دھتکاری عمر کی للکاری علی کی جھٹکاری وہابیت بیچاری کی
آخری ہی بھول دی فاروق اعظم و ابو زید انصاری و حذیفہ بن الیمان و ابو سعید خدری
و مغیرہ بن شعبہ و ابی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بتا دیا کہ ہاں ہاں حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماکان و مایکون ہمارے سامنے بیان فرما دیا
آگے یاد رہنا نہ رہنا تعلیم کی شرط نہ تعلیم کے منافی اور اللہ کے غالب شیر علی مرتضیٰ
نے اپنی یاد کی مقدار بھی بتا دی کہ عرش سے فرش تک آج سے قیامت تک
کی جو بات مجھ سے پوچھو میں بتا دونگا والحمد للہ رب العلمین (۲۲۱) حضرت
مولوی معنوی قدس سرہ القوی دفتر سوم مثنوی شریف میں حدیث
ذکر فرماتے ہیں جسمیں موزہ و عقاب کا ذکر ہے اوس حدیث میں ہے حضور
پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ؎ گرچہ ہر غیبے خدا ما را نمود
دل دران لحظہ بحق مشغول بود (۲۲۲) مولانا بحر العلوم ملک العلماء قدس سرہ
شرح میں نقل فرماتے ہیں از جہت استغراق بعضے مغیبات بر انبیا مستور شوند
پھر فرمایا یعنی بیت چنیں ہست کہ بسبب استغراق توجہ باو آن نبود و بس بعض او آن
مغفول عنہ ماند و این وجہ وجیہ است (۲۲۳) امام اجل قاضی عیاض
شفا شریف میں فرماتے ہیں لکھنے کے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوتی علم کل شئ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر چیز کا علم عطا ہوا (۲۲۴) علامہ حلبی
پھر (۲۲۵) علامہ سیف الدین ابہری پھر (۲۲۶) علامہ زرقانی
شرح مواہب میں کریمہ وعلم ادم الاسماء کلہا کی تفسیر میں فرماتے ہیں المراد

اصحاب الاسماء وہی المسمیات لقولہ ثم عرضھم ولو اراد الاسماء لقال ثم عرضہا آیہ
کریمہ مین ناموں سے مسمے مراد ہین یعنی اللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام
کو تمام موجودات کا علم عطا فرمایا اجناس انواع اشخاص جملہ اصحاب اسما کہ ضمیر
ذوی العقول سے عرضھم فرمایا خالی نام ذوی العقول نہین وہ مراد ہوتی تو
عرضہا فرمایا جاتا اقول اس سے صریح تر یہ ارشاد الٰہی ہے فقال انبئونی
باسماء ھؤلاء مولے تعالیٰ نے فرشتوں پر انہین پیش کر کے فرمایا مجھے ان
اشیا کے نام بتاؤ تو قطعاً مسمے ہی پیش کیے گئے اور ملٰئکہ نے نہ پہچانے نہ انکے
نام بتا سکے قال یادم انبئھم باسمائھم مولے تعالےٰ نے فرمایا اے آدم تو ان
سب کے نام بتا دے تو ضرور اشارہ اصحاب اسما کیطرف تھا فلما انبأھم باسمائھم
آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے ان سب کے نام بتا دیے کہ یہ چیز وہ ہے یہ وہ ہے
تو نام بھی جانے اور مسمے بھی پہچانے کہ جو خالی نام کسی شے کا جانتا اور اوس شی کو
نہ پہچانتا ہو وہ اوسے دیکھکر یہ نہین بتا سکتا کہ یہ اس شے کا نام ہے تو یقیناً اسما
و مسمے سبکا علم سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تھا فللہ الحجۃ البالغۃ افادہ
فی الفیوض الملکیۃ (۲۲۷) حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی
قدس سرہ اپنے شیخ کریم حضرت سیدی سید عبد العزیز مسعود دباغ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتاب مستطاب ابریز میں راوی کہ انھون نے اسی آیہ
وعلم ادم الاسماء کلھا کی تفسیر مین فرمایا المراد بالاسماء کلھا الاسماء من کل مخلوق
تحت العرش الی ما تحت الارض فیدخل فی ذلک الجنۃ والنار والسموات السبع وما فیہن
وما بینہن وما بین السماء والارض وما فی الارض من البراری والقفار والاودیۃ والبحار

والاشجار وکل مخلوق فی فلک ناطق او جامد آدم لیعرف اصله وفائدته وکیفیة ترتیبه ووضع شکله
فهذه علوم آدم واولاده من الانبیاء علیهم الصلاة والسلام والاولیاء الکمل رضی الله
تعالے عنہم اجمعین تمام ناموں سے مراد اون تمام مخلوق کے ملکوتی نام ہین جو
زیر عرش سے زیر زمین تک ہیں تو اسمین جنت و دوزخ و ہفت آسمان اور جو کچھ ہر آسمان مین ہے اور جو کچھ
ہر دو آسمان کے بیچ مین ہے اور جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین مین ہے [illegible] اور صحرا اور وادی
اور دریا اور درخت غرض ان تمام مکانات مین اللہ کی جتنی مخلوق ہے جاندار [illegible] بیجان آدم علیه الصلاة
والسلام اونکی اصل اور اونکے فائدے اور اونکی ترتیب کی کیفیت او [illegible] صورت کا [illegible]
[illegible] ہیں یہ علوم تنہا آدم [illegible] [illegible]لاة والسلام [illegible] بلکہ اونکی اولاد مین
سب انبیا علیہم الصلاة والسلام و اکابر اولیا رضی اللہ تعالے عنہم سب ان تمام
اشیا کو جانتے ہین پوری مفصل عبارت خالص الاعتقاد مین دیکھیے والحمد لله
رب العلمین (۲۲۸) حضرت سیدی شیخ اکبر رضی اللہ تعالے عنه فتوحات
مکیہ باب [illegible] میں فرماتے ہیں [illegible] اول نائب کان له صلے اللہ تعالے علیه وسلم وخلیفه
آدم علیه الصلاة والسلا[م] [illegible] ولد واتصل النسل وعین فی کل زمان خلفاء الی ان وصل
زمان نشاة الجسم الطاهر المحمدی صلے اللہ تعالے علیه وسلم فظهر مثل الشمس الباهرة
فاندرج کل نور فی نوره الساطع وغاب کل حکم فی حکمه وانقادت جمیع الشرائع الیه
وظهرت سیادته التی کانت باطنة فهو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بکل شی
علیم فانه قال اوتیت جوامع الکلم وقال عن ربه ضرب بیده بین کتفی فوجدت
بردانا ملہ بین ثدیی فعلمت علم الاولین والآخرین فحصل له التخلق والنسب الالٰهی
من قوله تعالے عن نفسه هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بکل شیٔ علیم

وجارت ہذہ الآیات فی سورۃ الحدید الذی فیہ باس شدید ومنافع للناس

فلذالک بعث بالسیف وارسل رحمۃ للعلمین رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ ونائب آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہوکر بھیجے گئے اولاد ہوئی اور نسل سلسل چلی اور ہر وقت مین انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے نائب مقرر ہوتے رہے یہانتک کہ بدن پاک محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی آفرینش کا وقت آگیا تو حضور نے نگاہین خیرہ کرتے سورج کیطرح ظہور فرمایا تو ہر نور حضور کے نور بلند مین گم ہوگیا اور سب حکومتیں حضور کی حکومت مین چھپ گئین اور تمام شریعتین حضور کیطرف کھنچ آئین اور حضور کی سرداری مطلق کہ ابتک باطن تھی اب علانیہ ظاہر ہوگئی تو محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ہی اول وآخر وظاہر وباطن ہین اور اونکا علم ہر شی کو محیط ہے اسلیے کہ انھون نے فرمایا مین جامع کلمے عطا فرمایا گیا اور اپنے رب عزوجل سے روایت فرمائی کہ اوسنے اپنا دست قدرت میرے دونون شانون کے بیچ مین رکھا جسکی ٹھنڈک مین نے اپنے سینہ مین پائی تو مجھے سب اگلون پچھلون کا علم آگیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو ان صفات الٰہیہ سے نصیب وبہرہ اور ربانی علاقہ ملا جو اللہ عزوجل نے اپنی شان مین فرمائین کہ وہی اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور اسکا علم ہر شے کو محیط۔ اور یہ صفات سورۂ حدید مین مذکور ہوئین اسلیے کہ لوہے مین سخت آنچ ہے اور لوگون کے فائدے۔ لہذا حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم تلوار لیکر مبعوث ہوئے اور تمام جہان کیلیے رحمت بھیجے گئے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم مسلمان اس نورانی کلام کو دیکھے اوسکا ایمان گواہی دیگا کہ واللہ یہ

آقائے کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہی شان ہے اور بیمار دل جلینگے اللہ اونکا جلنا زیادہ کرے فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا آتش غیظ میں بھنینگے اللہ اونھیں ہمیشہ بھنتا رکھے ذالک جزاء اعداء اللہ النار قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور وصلے اللہ تعالیٰ علے محمد وآلہ وصحبہ وسلم یہی مضمون یعنی آیۂ کریمہ کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تطبیق سوال ۱۷۴ میں حضرت شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی سے گزرا۔ اور اس سے بھی زیادہ دلِ دشمنان پر خار وہ تھا کہ تفسیر جلیل نیشاپوری سے سوال ۱۷۵ میں گزرا کہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم سے ولا یؤدہ حفظھما تک کے اوصاف عظیمہ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر منطبق فرمایا۔ اور یوہیں دل اعدا پر آگ وہ ہے جو اس سوال آئندہ میں آتا ہے (۲۲۹) مولانا ملک العلما بحر العلوم عبد العلی قدس سرہ خطبۂ حواشی میرزاہد رسالہ میں فرماتے ہیں علّمہ علوما بعضہا ما احتوے علیہ القلم الاعلے وما استطاع علے احاطتہا اللوح الاوفی لم یلدہ الدھر مثلہ من الازل ولم یولد الی الابد فلیس لہ من فی السموات والارض کفوا احد اللہ عزوجل نے محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ علوم تعلیم فرمائے کہ قلم اعلے (جسنے تمام ماکان ومایکون لکھا) اوسکے بعض ہی پر مشتمل ہوا اور لوح محفوظ جسنے جمیع ماکان ومایکون کو لیا وہ لیا اونکا احاطہ نہ کرسکی زمانے میں ازل سے ابد تک اونکا مثل نہوا نہ ہو تو تمام آسمانوں اور زمین میں اونکے ہمسر کا کوئی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ قول مبارک فصل سوم میں لکھنا تھا کہ بوجہ مناسبت یہاں مذکور ہوا (۲۳۰) عارف باللہ سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر (۲۳۱) امام

ماکان ومایکون

عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب الجواہر والدرر نیز کتاب درۃ الغواص
دونون مین فرماتے ہین محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ہو الاول والآخر والظاہر
الباطن قد دخل حین اسری بہ عالم الاسماء اولہا مرکز الارض وآخرہا السماء الدنیا فجمیع
احکامہا وتعلقاتہا ثم ولج البرزخ الی انتہائہ وہو السماء السابعۃ ثم ولج عالم العرش
الی ما لا انتہاء لہ وانفتح فی برزخیتہ صور العوالم الالہیۃ والکونیۃ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
ہی اول وآخر وظاہر وباطن ہین وہ شب معراج عالم اسما مین داخل ہوئے
جسکی ابتدا مرکز زمین اور انتہا پہلا آسمان۔ اس عالم کے جملہ احکام وتعلقات جان لیے
پھر عالم برزخ مین اوسکی انتہا تک تشریف فرما ہوئے اوسکا منتہی ساتوان آسمان
ہے۔ پھر عالم عرش مین جلوہ افروز ہوئے وہان تک جسکی انتہا ہی نہین اور حضور کے
باطن مین الہی عالمون اور حادث عالمون کی صورتین منکشف ہوگئین صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم (۳۳ سہ ۳) علامہ شنوانی جمع النہایہ مین فرماتے ہین قد ورد ان اللہ تعالے
لم یخرج النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم حتی اطلعہ علے کل شئ بیشک روایت مین ہے
کہ اللہ تعالی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لیگیا جبتک حضور کو جمیع
موجودات کا علم عطا نفرما دیا (۳۴ سہ ۳) علامہ حسن بن علی مدابغی حاشیہ فتح المبین
امام ابن حجر مکی اور (۳۵ سہ ۳) فاضل ابن عطیہ فتوحات وہبیہ شرح اربعین
امام نووی مین نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم قیامت عطا ہونے کے باب مین
فرماتے ہین الحق کما قال جمع ان اللہ سبحنہ وتعالے لم یقبض نبینا صلے اللہ تعالی
علیہ وسلم حتے اعلمہ علے کل ما ابہمہ عنہ الا انہ امر بکتم البعض والاعلام ببعض حق
وہ قول ہے جو ایک جماعت علماء نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ہمارے نبی صلے اللہ

ماکان وما یکون

تعالے علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لیگیا یہانتک کہ جو کچھ حضور سے مخفی رہا تھا سبکا
علم حضور کو عطا فرمادیا **تنبیہ** یہ دونون قول بھی فصل سوم کے ہین کہ بوجہ مناسبت
یہان تحریر ہوئے والحمد للہ رب العلمین **غلامان سرکار محمدی** صلی اللہ تعالی
علیہ و علیہم وسلم فصل سوم مین وہی احادیث صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو علم
ماکان و مایکون تعلیم ہونیکا ثبوت تھین جنپر سوال مین تنبیہ کردی اور فصل
چہارم مین سوال ۱۸۷ سے آخر فصل تک اہلبیت کرام کو قیامت تک جو کچھ ہونی
والا ہے سبکا علم ملنے کا بیان تھا۔ اس فصل سے جو اقوال غلامان سرکار محمدی
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے متعلق ہین جدا متمیز کرین وباللہ التوفیق

(۲۳۵) **صحیح بخاری** شریف مین ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین **اللہ عز جلالہ** فرماتا ہے من عادی
لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیٔ احب الی مما افترضتہ علیہ ولا
یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتے احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع
بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا الحدیث جو میرے کسی ولی سے دشمنی
رکھے مین نے اوسے لڑائی کا اعلان دیدیا اور میرا بندہ کسی چیز سے میرا قرب
نہین چاہتا جو مجھے اپنے فرائض سے زیادہ پیاری ہو جو مین نے اوس
پر فرض کئے ہین اور ہمیشہ بندہ نفل عبادتون سے میرا قرب چاہتا رہتا ہے یہانتک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے پھر جب مین اوسے
اپنا محبوب کرلیتا ہون تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے اور اوسکی آنکھ ہوجاتا ہون جس سے وہ
دیکھتا ہے اور اوسکا ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے وہ گرفت کرتا ہے امام **فخر الدین رازی تفسیر کبیر** مین
کرامات اولیاء کرام پر اقامت دلائل کی بحث ششم مین اسی حدیث کریم سے فرماتے ہین العبد اذا واظب

الطاعات بلغ الی المقام الذی یقول اللہ تعالیٰ کنت لہ سمعاو بصرافاذا صار نور جلال اللہ تعالیٰ
سمعالہ سمع القریب والبعید واذا صار ذلک النور بصرالہ رای القریب والبعید واذا صار ذلک
النور یدالہ قدر علی التصرف فی الصعب والسہل والبعید والقریب بندہ جب ہمیشہ طاعت
مین لگا رہتا ہے تو اوس مقام تک پہنچتا ہے جسکی نسبت اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مین خود
اوسکے کان آنکھ ہوجاتا ہون تو جب جلال الٰہی کا نور اوسکا کان ہوجاتا ہے بندہ نزدیک
و دور سب سنتا ہے اور جب وہ نور اوسکی آنکھ ہوجاتا ہے بندہ نزدیک و دور سب دیکھتا ہے
اور جب وہ نور اوسکا ہاتھ ہوجاتا ہے بندہ سہل و دشوار و دور و نزدیک مین تصرف کرتا ہے
(۲۳۳) بخاری تاریخ اور ترمذی جامع مین حضرت ابوسعید خدری اور امام
ترمذی کبیر حکیم محمد بن علی نوادر الاصول اور سمویہ فوائد اور طبرانی کبیر اور ابن عدی کامل
مین حضرت ابوامامہ باہلی اور ابن جریر حضرت عبد اللہ بن عمر نیز حضرت ثوبان رضی اللہ
تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین
اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ مومن کامل کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور
سے دیکھتا ہے زاد فی حدیث ثوبان وینطق بتوفیق اللہ اور اللہ کی توفیق سے بات کرتا
ہے۔ امام ابن الحاج مکی مدخل مین فرماتے ہین کفی فی ہذا بیانا قولہ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم المؤمن ینظر بنور اللہ انتہی ونور اللہ لایحجبہ شیء ہذا فی حق الاحیاء من
المؤمنین فکیف من کان منہم فی الدار الآخرۃ اسکے بیان کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہی کافی ہے کہ مومن کامل اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور اللہ کے
نور کو کوئی چیز پردہ نہین ہوسکتی یہ اون مومنون کے حق مین ہے جو دنیا میں ہین
پھر اونکا کیا کہنا جو دنیا سے انتقال فرما کر اوس گھر مین پہنچ گئے (۲۳۴) امام علام

قاضی پھر (۲۳۸) فاضل علی قاری پھر (۲۳۹) علامہ عبدالرؤف مناوی
تیسیر شرح جامع صغیر امام سیوطی میں لکھتے ہیں النفوس القدسیۃ اذا تجردت
عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملأ الاعلی ولم یبق لہا حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاہد
پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے ملجاتی ہیں اور انکے
سامنے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہیں حاضر ہیں (۲۴۰)
عارف باللہ حضرت سیدی رسلان دمشقی پھر (۲۴۱) امام شعرانی طبقات کبری
میں فرماتے ہیں العارف من جعل اللہ تعالی فی قلبہ لوحا منقوشا باسرار الموجودات
لا تتحرک حرکۃ ظاہرۃ ولا باطنۃ فی الملک والملکوت الا ویشہدہا علما وکشفا عارف وہ ہے
جسکے دل میں اللہ تعالی نے ایک لوح رکھی کہ جا بجا اسرار موجودات اوسمیں منقوش
ہیں تو ظاہری یا باطنی کوئی حرکت ملک یا ملکوت میں نہیں ہوتی جسے وہ اپنے علم و
کشف سے دیکھتا نہو (۲۴۲) امام اجل سیدی علی وفا رضی اللہ تعالی
عنہ پھر (۲۴۳) امام عبدالوہاب عقائد اولیاء کرام کی کتاب مستطاب الیواقیت
والجواہر میں فرماتے ہیں لیس الرجل من یقیدہ العرش وما حواہ من الافلاک والجنۃ والنار
وانما الرجل من نفذ بصرہ الی خارج ہذا الوجود کلہ وہناک یعرف قدر عظمۃ موجدہ سبحنہ و
تعالی مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اوسکے احاطہ میں ہے آسمان وجنت ونار یہی
چیزیں مقید کرلیں مرد تو وہ ہے جسکی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے وہاں اوسکو
موجد عالم جل جلالہ کی عظمت کی قدر کھلیگی (۲۴۴) سیدی علی خواص رحمۃ
اللہ قدس سرہ پھر (۲۴۵) امام شعرانی الجواہر والدرر میں فرماتے ہیں الکامل
لقلبہ مرآۃ الوجود العلوی والسفلی کلہ علی التفصیل کامل کا دل تمام عالم علوی

وسفلی کا بروجہ تفصیل آئینہ ہے (۲۴۶) مکاشف کبیر سیدی شریف عبد العزیز
رضی اللہ تعالی عنہ بہیر (۲۴۷) حافظ الحدیث سجلماسی کتاب مستطاب ابریز مین
فرماتے ہین ما السموات السبع والارضون السبع فی نظر العبد المؤمن الا کحلقۃ ملقاۃ فی فلاۃ من
الارض ساتون آسمان اور ساتون زمینین مومن کامل کی وسعت نگاہ مین ایسے ہین
جیسے کسی میدان لق و دق مین ایک چھلا پڑا ہو (۲۴۸) اوسی کتاب مستطاب مین
(۲۴۹) امام ممدوح سے ہے ان للروح سمعین سمعہا الذی غیب الیہا قبل
حجبہا فی الذات وہو الذی یبلغ مشارق الارض ومغاربہا وسمعہا بعد حجبہا وہو من الاذن
فقط وبصرین احدہما قبل الحجب وہو الذی یبلغ الی مشارق الارض ومغاربہا و
یخرق السبع الطباق وثانیہما بعد الحجب وہو من العین فقط روح کی دو شنوائیان
ہین ایک وہ کہ بدن مین آنے سے پہلے اصالۃ اوسکی ہے وہ وہ ہے کہ زمین کے
مشرقون مغربون تک پہنچتی ہے دوسری بدن مین آنے کے بعد وہ جو کان
کے ذریعہ سے ہے یوہین دو نگاہین ہین ایک خود اوسکی کہ زمین کے سب مشرقون
مغربون تک پہنچتی اور ساتون آسمانون مین نفوذ کرتی ہے دوسری وہ کہ اس
آنکھ سے ہے (۲۵۰) محدث موصوف (۲۵۱) امام ممدوح سے راوی
یشاہد صاحب ہذا الفتح الارضین السبع وما فیہن والسموات السبع وما فیہن ویشاہد
افعال العباد فی دورہم وقصورہم ببصیرتہ التی لا یحجبہا ستر وکذا یشاہد الامور المستقبلۃ
اس کشف عظیم والا ساتون زمینون کو دیکھتا ہے اور جو کچھ اون مین ہے اور ساتون
آسمانون کو اور جو کچھ اون مین ہے اور لوگ جو کچھ اپنے گھرون اور محلون مین کرتے
ہین اوسے اپنے دل کی آنکھ سے دیکھتا ہے جسپر کوئی چیز پردہ نہین ہوسکتی یوہین آیندہ کی باتکا مشاہدہ

کرتا ہے (۳۵۲) یہی حافظ الحدیث (۳۵۳) الخفین امام عارف سی
راوی وہ مالکی المذہب ہین اونکے یہان نماز عید مین پہلی رکعت مین سات تکبیرین
ہین اور دوسری مین چھ ۔ فرماتے ہین حضرت سے مین نے اسکا سبب پوچھا
ارشاد فرمایا سببہ ان التکبیرۃ الاولے یشاہد فیہا العبد المکبر ولا سیما سید الوجود
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم المکونات التی فی الارض الاولے والتی فی السماء الاولے
(وہکذا ذکرالی ان قال) والسابعۃ یشاہد فیہا المکونات التی فی الارض السابعۃ
والتی فی السماء السابعۃ ہذا فی الرکعۃ الاولے واما الثانیۃ فالتکبیرۃ الاولے فیہا
یشاہد فیہا ماخلق فی الیوم الاول وہو یوم الاحد (وہکذا ذکرالی قولہ) والسادسۃ
یشاہد فیہا ماخلق فی الیوم السادس وہو یوم الجمعۃ اسکا سبب یہ ہے کہ کامل بندے
خصوصًا سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا توکیا ذکر پہلی تکبیر مین جسقدر مخلوقات
پہلی زمین اور پہلے آسمان مین ہین اون سبکو مشاہدہ کرتے ہین اور دوسری مین دوسری زمین
اور دوسرے آسمان کی اور اسیطرح یہانتک کہ ساتوین تکبیر مین ساتوین زمین
اور ساتوین آسمان کی مخلوقات مشاہدہ کرتے ہین ۔ یہ پہلی رکعت مین ہوا
اور دوسری رکعت مین پہلی تکبیر مین وہ سب اونکو نظر آتا ہے جو اللہ تعالی
نے ابتداے آفرنیش مین پہلے دن یعنی اتوار کو بنایا اور دوسری مین وہ جو پیر کو
بنایا اور اسیطرح یہانتک کہ چھٹی تکبیر مین وہ مشاہدہ کرتے ہین جو چھٹے دن یعنی
جمعہ کو بنایا ۔ آگے ارشاد فرمایا کہ تکبیرون کا حکم اگرچہ منصب یہ ہے اور عوام
مین یہ مشاہدہ کہان مگر اونکو چاہیے ہر عید مین تکبیر کہتے وقت اسکا اجمالی
طور پر خیال کرتے جائین اور اپنے رب کے کرم پر خوش ہون اور اوسکی اطاعت

رکھین اللہ جواد کریم ہو مرنے سے پہلے تفصیلاً بھی یہ سب کچھ دکھادیگا اور اللہ
ہر چیز پر قادر ہے (۲۵۴) یہی علامہ محدث (۲۵۵) انھین امام مکاشف سے
راوی المفتوح علیہ یفتح فی بصرہ فیری بہ السموات والارضین وفی سمعہ فیسمع بہ النملۃ
اذا حرکت رجلہا من مسیرۃ عام ولا یشغلہ سمع عن سمع حتے انہ یسمع ویفہم ما یقول
فی آن واحد الاف من الناس صاحب فتح کی نظر کھول دی جاتی ہے تو اوس سے
سب آسمانون اور سب زمینون کو دیکھتا ہے اور اوسکے کان کھول دیے جاتے ہین
کہ سال بھر کی راہ سے چیونٹی کی ہلچل سنتا ہے اور اوسے ایک آواز دوسری سے
مشغول نہین کرتی یہانتک کہ ایک آن مین ہزارہا آدمی جو کچھ کہہ رہے
ہون سبکی سنتا اور سبکی سمجھتا ہو (۲۵۶) یہی حافظ نبیل (۲۵۷) انھین
امام جلیل سے راوی من عرف السریانیۃ واسرار الحروف اعانہ ذلک علی فہم
باطن القرآن عونا کثیرا وعلم ما فی عالم الارواح وما فی ہذہ الدار وما فی الدار الآخرۃ
وما فی السموات وما فی الارضین وما فی العرش وغیر ذلک وعلم ان معانی القرآن
العزیز التی یشیر الیہا لانہایۃ لہا فعلم معنی قولہ تعالی ما فرطنا فی الکتب من شیٔ
جو سریانی اور اسرار حروف پہچانے اسے قرآن عظیم کا باطن سمجھنے پر بڑی مدد ملتی ہے
وہ شخص جان لیتا ہے جو کچھ عالم ارواح مین ہے اور جو اس گھر مین اور جو کچھ آخرت کے گھر مین
اور جو کچھ آسمانون مین اور جو کچھ زمینون مین اور جو کچھ عرش مین ہے اور ان کے سوا اور علوم اور
جان لیتا ہے کہ قرآن کریم کے معانی جنکی طرف وہ اشارہ فرماتا ہے جنکا کچھ پایان نہین اوسوقت
اوسے اس آیت کا مطلب روشن ہوتا ہے کہ ہمنے قرآن مین کوئی چیز اوٹھا نہ رکھی (۲۵۸)
یہی حافظ حدیث (۲۵۹) انھین امام رفیع سے راوی کہ فرماتے رأیت ولیا بلغ مقاما

عظیما وهو انه یشاهد المخلوقات الناطقة والصامتة والوحوش والحشرات والسموات وکواکبها والارضین وما فیها وکرة العالم باسرها تستمد منه ویسمع اصواتها وکلامها فی لحظة واحدة ویمد کل واحد بما یحتاجه ویعطیه ما یصلح من غیر ان یشغله هذا عن هذا بل اعلی العالم واسفله بمنزلة من هو فی حیز واحد عنده ثم یرحم هذا الولی فینظر فیری مدده من غیره وهو النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ویری مدد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من الحق سبحنه فیری الکل منه تعالیٰ ہمنے ایک ولی کو دیکھا کہ بہت عظیم مقام پر تھے وہ دیکھتے تمام مخلوقات گویا وخاموش و وحوش و حشرات الارض اور آسمانون اور اونکے ستارون اور زمینون کو اور جو کچھ اون مین ہے اور عالم کے سارے کرّہ کو دیکھتے تھے کہ ہر چیز اون سے مدد مانگ رہی ہے اور یہ اون سبکی آوازین اون سب کا کلام ایک لحظ مین سنتے اور ہر ایک کی حاجت روا کرتے اور ہر ایک کو جو اوسکے لائق ہے عطا فرماتے اور اونھین ایک کام دوسرے سے غافل نکرتا بلکہ تمام عالم بالا و عالم زیرین سب اونکے سامنے ایسا تھا کہ گویا ایک ہی مکان مین جمع ہے (اسپر اگر اون ولی کو خیال جاتا کہ مین تمام جہان کا حاجت روا ہون تو معاذ اللہ باعث ہلاک تھا لہٰذا) مولیٰ تعالیٰ انپر رحم فرماتا کہ یہ غور کرتے تو دیکھتے کہ انکی مدد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فرما رہے ہین (تو تمام جہان کو دینے والے تمام عالم کی حاجتین روا فرمانے والے حضور ہین صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اور یہ حضور کی نعمت بانٹنے والے اور حضور کی مدد اللہ عزوجل سے ہے تو آنکھون دیکھتے کہ سب کچھ اللہ عزوجل کیطرف سے ہے۔ ان الی ربک المنتہی والحمد للہ رب العلمین

(۲۷۰) امام اجل سیدی صدر الدین قونوی قدس سرہ القوی اعجاز البیان

تفسیر سورۂ فاتحہ شریف مین فرماتے ہین الانسان نسخة جامعة فليس شيء من
الاشياء الا وهو مرتسم في جمعيته لما لم يتخلص من قيود الصفات الجزئية يكون ادراكه
مقيدا بحسب الصفة الحاكمة عليه فاذا تجرد وانتهى الى المقام الجمعي الوسطي
تام كحال النقطة مع كل جزء من المحيط وقابل كل حقيقة بما فيه منها فادرك بكل
فرد من افراد نسخة وجوده ما يقابلها من الحقائق فحصل له العلم المحقق بحقائق الاشياء
واصولها ومباديها اھ مختصر آدمی نسخہ جامعہ ہے تمام موجودات عالم مین کوئی چیز
ایسی نہین ہو اوسکی جمعیت مین منقوش نہو مگر جب تک سب قیود جزئیہ سے آزاد
نہو جاوے جو صفت جزئی اسپر حاکم ہو اسکا علم اوسی کے مقتضے تک محدود رہتا ہے اور جب
مجرد ہو کر مقام جمعیت تک پہنچا جو وسط مین ہے اوسوقت اسکا حال ایسا ہو جاتا ہے جیسے
مرکز کہ تمام اجزاء محیط سے اوسکی ایک نسبت ہوتی ہے اور ہر حقیقت کا جو نقش خود اسکی ذات
مین موجود ہے وہ اوس حقیقت کے مقابل ہو کر اپنے نسخہ وجود کے ہر ہر فرد سے اوسکے
مقابل کی حقیقت کا ادراک کرتا ہے یون اوسی جملہ موجودات کی حقیقتون اور اصلون
اور مبادی کا علم تحقیقی حاصل ہو جاتا ہے (۱۳۷) شاہ ولی اللہ صاحب
فیوض الحرمین مین لکھتے ہین فاض علي من جنابه المقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
كيفية ترقي العبد من حيزه الى حيز القدس فيتجلى له كل شيء كما اخبر عن هذا المشهد في قصة المعراج المنامي
مجھپر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ سے اسکا علم فائض ہوا کہ بندہ کیونکر
اپنی جگہ سے مقام قدس تک ترقی کرتا ہے کہ ہر شے اوسپر روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ
قصۂ معراج واقعہ مین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس مقام کی خبر دی
یعنی وہی حدیث جسمین فرمایا مجھپر ہر چیز روشن ہو گئی اور مین نے پہچان لی (۲۳۴)

اوسمین ہے العارف ینجذب الی حیز الحق فیصیر عند اللہ فیتجلی لہ کل شئے عارف مقام حق
تک کھنچکر بارگاہ قرب مین باریاب ہوتا ہے وہان ہر چیز اوسپر روشن ہو جاتی ہے
(۲۳۳) اوسمین ولی فرد کے خصائص سے لکھا کہ وہ زمین سے آسمان تک
تمام مخلوقات عنصری پر حاکم ہوتا ہے پھر لکھا کہ یہ تسلط انبیا علیہم الصلاۃ والسلام
مین تو ظاہر ہے واما فی غیرہم فبحسب وراثۃ الانبیاء کالمجددیۃ والقطبیۃ وظہور آثارہا
واحکامہا والبلوغ الی حقیقۃ کل علم وحال رہے غیر انبیا اونمین وراثت انبیا کو منصب
مین جیسے مجدد ہونا قطب ہونا اور اونکے آثار واحکام کا ظاہر ہونا اور ہر علم وحال کی
حقیقت کو پہنچ جانا کیون جناب تھانوی صاحب ان تمام صحابہ وائمہ
واولیا وعلما بلکہ انبیا بلکہ خود حضرت کبریا بلکہ اپنے دھرم مین سب سے
سخت تر جناب شاہ ولی اللہ صاحب کو آپ کا فرمستنع
کیا ٹھہراتے ہین بینوا توجروا بینوا توجروا بینوا توجروا

(فصل ششم)

اب صرف زمین کے علم محیط مین خبر تھانوی وگنگوہی صاحبان کی لیتا ہون وباللہ
التوفیق تھانوی صاحب اب تو فقط یہ مٹی کا ذراسا ڈھیر رہگیا اسکے علم محیط پر گنگوہی
صاحب باتصریح کفر بک گئے ہین جسمین کوئی حصہ ایمان کا نہین آپکے دھرم مین
وہ آپکی قید احترازی تھی تو لکھدیتے کہ گنگوہی صاحب جھوٹے کذاب تھے اور ایک
خاص تحریر اپنی مہری دیجیے کہ جو شخص محبوبان خدا خصوصاً سید الانبیا صلی اللہ تعالی
علیہ وعلیہم وسلم کیلیے تمام زمین کا علم محیط مانے کہ زمین مین شرق تا غرب جنوب تا شمال

فصل ششم فقط زمین کے علم محیط میں تھانوی و گنگوہی دونوں کی لینی

جو تنا ہریاتا ہے جو پھول کھلتا ہے جو دانہ کہین سات اندھیریون مین پڑا ہے
جو چیونٹی اندھیری رات مین کہین چلتی ہے جو نبض پلتی ہے جو پلک جھپکتی ہے جو خطرہ کسی دل مین
گزرتا ہے بلا استثنا سبکو اونکا علم محیط ہے۔ کیا آپ ایسا لکھ دینگے حاشا قیامت ہو جائے
کبھی نہ لکھوگے اور کہے کی شرم لکھ بھاگو تو براہی کی مدد سے اس زمین مین تو کہین
رہ نہ سکوگے ناچار تمھیں وہی گنگوہی مالاجپنی اب اپنی علم دانی کھو لیے اور ان
سوالون کے جواب بولیے **سوال ۲۴ ۲۶ صحیح مسلم شریف مین ثوبان**
رضی اللہ تعالی عنہ مولائی حضور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے ہے۔
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ زوی لی الارض
فرأیت مشارقہا ومغاربہا بیشک اللہ عزوجل نے میرے لیے زمین جمع فرمادی
کہ مین نے اوسکے جس جس ٹکڑے مین آفتاب چمکتا اور جس جس ٹکڑے مین
آفتاب ڈوبتا ہے سب ملاحظہ فرمائے۔ ظاہر ہے کہ زمین کے ہر ٹکڑے پر
آفتاب طلوع وغروب کرتا ہے تو معنے یہ ہوئے کہ تمام زمین کا ایک ایک
ذرہ میرے پیش نظر اقدس ہوا اور بیشک مشارق ومغارب تمام زمین سے
کنایہ ہے قال اللہ تعالے رب المشارق والمغارب اے رب الارض
کلہا پھر فقیر نے نسیم الریاض مین اسی حدیث کے تحت مین دیکھا المشارق
والمغارب کنایۃ عن الجمیع کما فی قولہ تعالے رب المشارق والمغارب
وللہ الحمد (۲۶۵) علامہ علی قاری شرح شفا شریف مین اس
حدیث کی شرح مین فرماتے ہین ای جمعہا لی وطواہا بتقریب لبعیدہا الی
قریبہا حتے اطلعت علی ما فیہا جمیعہا وستعجبا منی جزء فجزء حتے تملک جمیع

اجزائہا اھ مختصراً اقول وذلک فی زمن سیدنا المسیح علیہ الصلاۃ والسلام حیث تہلک الملل کلہا الا الملۃ الاسلامیۃ (۲۹۶) سیم میں ہی اسے جمعت لہم بعضہا ببعض حتے یطلع علی جمیعہا ان دونوں عبارتوں کا حاصل وہی ہے کہ حدیث میں جمیع زمین کا ملاحظہ فرمانا مراد ہی تمام زمین اور جو کچھ اوس میں ہے سب حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا (۲۹۷) نسیم الریاض کی اسی جلد سوم کے آخر میں ہی الانبیاء صلاۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین من جہۃ الاجسام والظواہر مع البشر وبواطنہم و قواہم الروحانیۃ ملکیۃ ولذا تری مشارق الارض ومغاربہا وتسمع الطیط السماء وتشم رائحۃ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام اذا اراد النزول الیہم تمام انبیا علیہم الصلاۃ والسلام ظاہری جسموں کی نظر سے بشر کے ساتھ ہیں اور اونکے باطن اور اونکی روحانی قوتیں ملکی کی مانند ہیں اسیلیے شرق سے غرب تک تمام زمین اونکی نظر میں ہوتی ہے اور آسمان (کہ فرشتوں کے بوجھ سے چرچراتا ہے اوسمیں کہیں چار اونگل جگہ نہیں جہان کوئی فرشتہ قیام یا رکوع یا سجود میں نہیں انبیای کرام یہاں بیٹھے پانسو برس کی راہ کے فاصلہ سے اوس) کا چرچرانا سنتے ہیں (للہ الانصاف پھر یہاں سے مدینہ طیبہ تو بہت نزدیک ہے) اور جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام جب (سدرۃ المنتہے سے کہ یہاں سے سات ہزار برس کی راہ دور ہے) انبیائے کرام کی طرف اوترنا چاہتے ہیں انبیا اوسیوقت اونکی خوشبو سونگھ لیتے ہیں علیہم الصلاۃ والسلام غلامان سرکار محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

(۲۶۸) عارف کبیر احد الاقطاب الاربعہ سیدنا حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۲۶۹) پھر امام شعرانی قدس سرہ النورانی طبقات کبریٰ شریف مین ترقیات
بندۂ کامل کے بارہ مین فرماتے ہین اطلعہ علے غیبہ حتے لاتنبت شجرۃ ولا تخضر ورقۃ
الا بنظرہ اللہ عزوجل اوسے اپنے غیب کا علم دیتا ہے یہانتک کہ کوئی پیڑ نہین اگتا
اور کوئی پتا نہین ہریاتا مگر اوسکی نظر کے سامنے (۲۷۰) حضرت مولنا جامی
قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف مین فرماتے ہین کہ (۲۷۱) سلسلۂ عالیۂ
نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے زمین در نظر
این طائفہ چون سفرہ ایست (۲۷۲) اور یہین سے حضرت خواجہ نقشبند
رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کلام پاک نقل کرکے فرماتے و ما می گوئیم چون روی ناخنے ست
ہیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست گنگوہی صاحب اپنے کفر اور شیطانی شرک کا این
کی خبرین کہیے مگر جب اللہ[له] و رسول تک تمہارے اور تمہارے طائفے اور تمہارے پیر مغان
اسمعیل جی دہلوی کے کفر و شرک کے چھینٹون سے نہ چھوٹے تو حضرات اولیائے
کرام کا کیا ذکر وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (۲۷۳) حقیقۃً یہ
جتنے اقوال اولیائے کرام سے منقول ہوئے ہر محبوب اپنے حال و مقام کریم سے مطلع
فرماتا ہے حضرت عزیزان نے اپنی نظر کے سامنے تمام زمین کو دسترخوان کے مثل
بتایا حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نے ناخن کے برابر اور حضور سید الاولیا سید
غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رائی کے دانے کی مانند فرماتے حضور کے قصیدۂ
غوثیہ مین ہے ؏ نظرت الی بلاد اللہ جمعا؛ کخردلۃ علے حکم اتصال ؛ مین نے اللہ
عزوجل کے تمام شہرون کو ایسا دیکھا جیسے رائی کا دانہ اس بناپر کہ میری وسعت

[له] جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نظر انور کے حضور وہ مجموعہ نکرا اتنی ہی مقدار ہے **تنبیہ۔ اقول** حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی حدیث مذکور سوال ۱۸ امین جو کفدست سے تشبیہ فرمائی وہان نہ فقط زمین بلکہ تمام دنیا کا ذکر ہے جسمین ہفت آسمان و ہفت زمین سب داخل اور وہ صرف زمین سے سنکھون مرتبے اعظم ہے اور پھر نہ صرف دنیا کو بلکہ قیامت تک کے تمام آئندہ حوادث و مخلوقات کو کہ وہ اس سنکھون درجے اعظم سے بھی لاکھون درجے اعظم ہی پھر وہان تشبیہ اوس امر کی تھی کہ وہ کف دست کے برابر ہے بلکہ نظر کی کہ اوس تمام کو ایسا دیکھتا ہون جیسا اپنی اس ہتھیلی کو جسکے دیکھنے مین کوئی شبہہ و خفا نہین۔ ورنہ وسعت نظر محمدی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے حضور نہ زمین بلکہ یہ تمام سموات و ارض ایک دانۂ خردل کے ہزاروین حصے کی بھی قدر نہین والحمد للہ رب العلمین کیون تھانوی و گنگوہی صاحبان ان ائمہ و اولیا اور خود حضور سید الانبیا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت آپ کا فرمتبدع کیا حکم لگاتے ہین بینوا توجروا بینوا توجروا۔

بینوا . (فصل ہفتم) توجروا

اب علم محیط زمین سے بھی بہت کم مقدار مین قاہر خبر دہلوی و گنگوہی و تھانوی سبکی لیتا ہون وباللہ التوفیق۔ تھانوی صاحب یہ تو آپکے پیر مغان گنگوہی صاحب ذری سی تھوڑی سی علم محیط زمین کا نام کر لیا کلام اتنی بات مین تھا کہ مجالس طیبۂ میلاد مبارک مین حضور پر نور سید یوم النشور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا تشریف لانا اور جناب

مولنٰنا مولوی محمد عبد السمیع صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے آپ جیسون کی ولادت دیکھکر
سوجھا بھی دی تھی کہ زمین صرف چوتھائی پانی سے باہر اس حصے مین بھی جنگل دریا
پہاڑ اکثر اور تھوڑی آبادی ہے اوسمین کفار بیشتر اور مسلمانون مین مجلس مبارک کرنے
والے کسقدر اسکو بھی سمجھ سکتے تھے کہ تشریف آوری مجالس کو زمین کا علم محیط کہنا نرے
اندھے کا بھی کام نہین ہو سکتا جسکی پھوٹنے سے پہلے کچھ دنون کھلی رہی ہون مگر گنگوہی
صاحب کو تو دوہری نشے چڑھے ہوئے تھے ایک اس قلیل علم مجالس کو نبی صلے اللہ تعالی
علیہ وسلم کیلیے ثابت کرنے کو شرک وکفر ٹھہرانا جسمین کوئی حصہ ایمان کا نہین دوسرے
شرقاً غرباً قلوب ناس مین وسوسہ ڈالنے کو احاطہ علم بناکر ابلیس کو خدا کا شریک
ماننا۔ غرض دونون جگہ تھوڑی بات کو زمین کا علم محیط بنالیا مگر رسول اللہ صلے اللہ
تعالی علیہ وسلم مین اسلیے کہ حضور کے واسطے یہ قلیل علم ماننا بھی کفر وشرک ٹھہری
اور ابلیس لعین مین اسلیے کہ اوسکے واسطے یہ ذلیل ناقص علم خدا کی صفت خاصہ
ٹھہر کر وہ اللہ کا شریک بنے تو کھل گیا کہ گنگوہی کفر وشرک کو زمین کا علم محیط
کبھی ضرور نہین اوسکا کروڑوان حصہ بلکہ اس سے بھی بہت کم اونکے کفر کو بس ہے
بشرطیکہ رسول اللہ کے لیے مانو صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ہان ابلیس کیلیے
ہو تو اس سے کروڑون درجے بڑھکر کلیجے سکھ آنکھون ٹھنڈک۔ آخر نہ دیکھا
کہ شیخ قدس سرہ پر افترا کرکے ایک بے اصل بے سند حکایت حدیث جلیل
صحیح متواتر مفید عقائد بنالی کہ مجھکو دیوار پیچھے کا بھی علم نہین اور براہ کمال خیانت
و بدذیانتی جملہ کتب کا نام بک دیا کہ فقط مجلس نکاح کے حضور ہی کو شرک لکھدیا ہی
تو معلوم ہوا کہ علم محیط زمین کا نام لینا محض ابلیسی چال تھی کہ اپنی تنگ خیالی

زعم مین ایک موٹا سا بھاری لفظ موںھ سے نکالین جس سے کچھا اپنی شرک و کفر
کی ساکھ بندھالین ورنہ وہان تو نبی کی حقیقت اوتنی ہی کہ دیوار پیچھے تک کی
خبر مسلوب اور ابلیس کی وہ عزت کہ خدا کی صفت خاصہ سے موصوف
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اور کیون نہو ہر شخص دنیا و آخرت
مین اپنے امام کا متبع ہے یوم ندعو کل اناس بامامھم وہابیہ ہند کے امام الائمہ جناب
اسمعیل دہلوی صاحب آنجہانی اپنی تقویت الایمان مین فرما گئے ہین جو اللہ کی
شان ہے اوس مین کسی مخلوق کو دخل نہین سو اوس مین اللہ کے ساتھ کسی مخلوق
کو نہ ملادے گو کہ کیسا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مثلا کوئی شخص کسی سے کہے کہ
فلانے درخت مین کتنے پتے ہین تو اوسکے جواب مین یہ نکہے کہ اللہ و رسول ہی
جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر تو یہان تو ایک
درخت کے پتے جاننے پر خدائی رہ گئی یہ خاص اللہ کی شان ہے اوسمین کسی
مخلوق کو دخل نہین اگرچہ ڈھاک کے تین ہی پات ہون اور وہان ابلیس کو
ساری زمین کا علم محیط ہے یہ اسلیے کہ اوس شان مین دخل تو مخلوق کو تھا
گنگوہی دھرم مین ابلیس خدا کا مخلوق ہی نہین بلکہ وہ اونکا خدا یا کم از کم اونکے
خدا کا شریک ہے مسلمانون مدعیان اسلام کے ادعائے اسلام کی حقیقت دیکھتے
جاؤ کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار بالجملہ یہ محیط محیط کا راگ نری ٹٹی
کی لاگ ہے ورنہ حقیقۃً حضور کے نام علم سے دلون مین آگ ہے ایک پیڑ کے
پتے جاننے مین بھی وہی کفر کا بھاگ ہے تھانوی صاحب یہ تو آپکے امامونکی
رہی اب آپ بیتی لائیے آپکے دھرم مین ایسا نہین تو لکھیے کہ اسمعیل جی اور

گنگوہی جی دونون جھوٹے کذاب ہین مسلمانون کو کافر مشرک کہکر مستحق اشد العذاب ہین ورنہ اپنی مت کا گھمو گھٹ اوٹھائیے ان سوالون کا جواب لائیے سوال ۲۷۴۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا اے نبی ہم تمھین ان سب پر گواہ بنا کر لائینگے تفسیر نیشاپوری مین اسی آیت کے نیچے ہے لان روحہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم شاہد علی جمیع الارواح والقلوب والنفوس لقولہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اول ما خلق اللہ روحی یعنی حضور کا سب پر گواہ ہونا اسلیے ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی روح النور تمام جہان مین ہر ایک کی روح ہر ایک کے دل ہر ایک کے نفس کا مشاہدہ فرماتی ہے اسلیے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالی نے میری روح کریم کو پیدا فرمایا (تو عالم مین جو کچھ ہوا سب حضور کے سامنے ہی ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اس نفیس تقریر پر یہ آیت و عبارت فصل سوم کی ہے کہ تھانوی صاحب کی مقدار عقل پر لحاظ کرکے یہان رکھی (۲۷۵) امام ابن حاج مکی مدخل پھر (۲۷۶) امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف مین فرماتے ہین قد قال علماؤنا رحمہم اللہ تعالے لافرق بین موتہ وحیاتہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فی مشاہدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک عندہ جلی لاخفاء بہ بیشک ہمارے علما رحمہم اللہ تعالے نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی حیات ووفات مین اس بات مین کچھ فرق نہین کہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہین اور اونکی حالتون نیتون ارادون دل کے خطرون کو پہچانتے ہین اور یہ سب حضور پر

روشن ہے جسمین اصلا پوشیدگی نہین (۲۷) اللہ عزوجل فرماتا ہے
فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم جب تم گھرون مین جاؤ تو اپنون کو سلام کرو
امام قاضی عیاض شفا شریف مین فرماتے ہین امام اجل
عمرو بن دینار شاگرد حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما
اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین فرماتے ہین ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اگر گھر مین کوئی نہو تو یون کہو نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم پر سلام اور اللہ
کی رحمت اور اوسکی برکتین فائدہ جلیلہ ہمین نسیم الریاض مین ہے ابو موسی مدنی
حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ایک شخص خدمت
اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم مین حاضر ہوکر اپنی فقر و تنگی معاش
کے شاکی ہوئے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اذا دخلت منزلک
فسلم انکان فیہ احد اولم یکن ثم سلم علی ثم اقرأ قل ھو اللہ احد مرۃ واحدۃ جب
تو اپنے گھر مین جائے تو سلام کر خواہ وہان کوئی ہو یا نہو پھر مجھے سلام کر پھر قل ھو اللہ
شریف ایکبار پڑھ۔ اون صاحب نے ایسا ہی کیا اللہ عزوجل نے اونکو بہت وسیع
رزق دیا کہ اوسکی خوبیان اونپر بہہ نکلین۔ بالجملہ یہ جو حدیثون مین ارشاد ہوا کہ جو کوئی
مسلمان اپنے گھر مین جائے تو حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم پر سلام
کرے علامہ علی قاری شرح شفا مین اسکی دلیل بیان کرتے ہین ای لان روحہ
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اہل الاسلام یعنی یہ اسلیے ہے کہ حضور
اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی روح تمام جہان مین ہر مسلمان کے گھر مین
تشریف فرما ہے (۲۸) حضرت شیخ محقق محدث دہلوی قدس سرہ مجمع

البرکات مین فرماتے ہین وے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم بر احوال واعمال امت مطلع ست
و بر مقربان وخاصان درگاہ خود ممد و مفیض و حاضر و ناظر ست (۲۷۹) نیز
رسالۂ نہرو ہم سمے بہ سلوک اقرب السبل بالتوجہ الے سید الرسل صلے اللہ تعالی علیہ
وسلم مین فرماتے ہین با چندین اختلافات و کثرت مذاہب کہ در علماے امت ست
یک کس را درین مسئلہ خلافی نیست کہ آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی ست و بر اعمال
امت حاضر و ناظر و مر طالبان حقیقت را و متوجہان آنحضرت را مفیض و
مربی الحمد للہ بیان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دائم و باقی و مفیض و مربی و حاضر و ناظر
ہونے پر تمام علمائے امت کا اجماع نقل فرمایا ہے والحمد للہ رب العلمین (۲۸۰) امام
قرطبی شارح صحیح مسلم پھر (۲۸۱) امام عینی بدر محمود پھر (۲۸۲) امام احمد قسطلانی
شرح صحیح بخاری پھر (۲۸۳) علامہ علی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ حدیث خمس لا یعلمہن
الا اللہ کی شرح مین فرماتے ہین فمن ادعی علم شئ منہا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کان کاذبا فی دعواہ تو جو کوئی قیامت وغیرہ پانچ غیبون مین کسی غیب کو بے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے بتائے جان لینے کا ادعا کرے وہ اپنے دعوی مین جھوٹا ہے اسکا صریح مفاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے بتانے سے ان غیبون کے علم کا دعوی کرے تو اوسکی تکذیب نہوگی تو صاف
روشن ہوا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ان پانچون غیبون کو
جانتے ہین اور اپنے غلامون مین سے جسے چاہین بتا سکتے ہین صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم (۲۸۴) علامہ ابراہیم بیجوری شرح بردہ شریف مین فرماتے
ہین لم یخرج صلے اللہ تعالی علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالے

بہٰذہ الامور ای الخمسۃ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لیگئے مگر بعد اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان پانچون غیبون کا علم دیدیا۔ (۲۸۵) علامہ عشماوی کتاب مستطاب شرح صلاۃ حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مین انھین غیوب خمسہ کی نسبت فرماتے ہین

قیل انہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوتی علمہا فی آخر الامر لکنہ امر فیہا بالکتمان وہذا القیل ہو الصحیح کہا گیا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخر مین ان پانچون غیبون کا علم بھی عطا ہوا مگر انکے چھپانے کا حکم تھا اور یہی قول صحیح ہے غلامان سرکار محمدی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۸۶) حافظ الحدیث سجلماسی کتاب الابریز شریف مین (۲۸۷) اپنے شیخ کریم حضرت سید شریف حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہو صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لایخفٰی علیہ شیٔ من الخمس المذکورۃ فی الآیۃ الشریفۃ وکیف یخفٰی علیہ ذلک والاقطاب السبعۃ من امتہ الشریفۃ یعلمونہا وہم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید الاولین والآخرین الذی ہو سبب کل شیٔ ومنہ کل شیٔ

پانچون غیب کہ آیۂ کریمہ مین مذکور ہین ان مین سے کوئی چیز بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر مخفی نہین اور کیونکر یہ چیزین حضور سے پوشیدہ ہین حالانکہ حضور کی امت سے ساتون قطب (یعنی ابدال کے سبعہ) ان تمام غیبون کو جانتے ہین اور انکا مرتبہ غوث سے نیچے ہے پھر غوث کا کیا کہنا۔ پھر اونکا کیا پوچھنا جو سب اگلون پچھلون سارے جہان کے سردار اور ہر چیز کے سبب ہین ہر شی انھین سے ہے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم (۲۸۸) یہی فاضل علام (۲۸۹)

انھین سید امام سے راوی کیف یخفٰے امر الخمس علیہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
والواحد من اہل التصرف من امتہ الشریفۃ لایمکنہ التصرف الا بمعرفۃ ہذہ الخمس
یہ پانچون غیب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر کیونکر مخفی رہین حالانکہ حضور کی امت شریف
مین جتنے اولیائے کرام اہل تصرف ہین (کہ عالم مین تصرف فرمائی کا انھین منصب عطا ہوا ہے) وہ
جبتک ان پانچون غیبون کو نہ جان لین تصرف کر نہین سکتے (۲۹۰)
روض النضیر شرح جامع صغیر امام کبیر جلال الحق والدین سیوطی سے حدیث
خمس لایعلمہن الا اللہ کی شرح مین ہے مفسر بانہ لایعلمہا احد بذاتہ ومن
ذاتہ الا ہو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالی فان ثمہ من یعلمہا وقد وجدنا ذلک
لغیر واحد کما راینا جماعۃ علموا متے یموتون وعلموا ما فی الارحام حال حمل المرأۃ
وقبلہ حدیث کے یہ معنی ہین کہ ان پانچون غیب کو بذات خود اپنی ذات سے
کوئی نہین جانتا سوا اللہ عزوجل کے ہان اللہ کے بتانے سے کبھی بندون کو
بھی معلوم ہوجاتے ہین بیشک ایسے موجود ہین جو ان غیبون کو جانتے ہین
ہمنے متعدد لوگ انکے جاننے والے پائے ہمنے ایک جماعت کو دیکھا جنھین معلوم
تھا کب مرینگے اور انھون نے عورت کے زمانہ حمل مین بلکہ حمل رہنے سے بھی
پہلے جان لیا کہ پیٹ مین کیا ہے کیا ہونے والا ہے (سوال ۲۹۱)
شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین مین ولی فرد کے حال مین فرماتے
ہین جبلت نفسہ نفسا قدسیۃ لایشغلہا شان عن شان ولا یاتی علیہ حال
من الاحوال الی التجرد الی النقطۃ الکلیۃ الا وہو خبیر بہا الآن وانما الاتی تفصیل
الاجمال ولی فرد کا نفس اصل خلقت مین نفس قدسی بنایا جاتا ہے اوسی

ایک بات دوسری سے مشغول نہین کرتی (یعنی یہ نہین ہوتا کہ ایک دھیان
مین اور طرف کا خیال نرہے بلکہ ہر جانب اوسکی نگاہ ایک سی رہتی ہی) اور
اب سے لیکر وقت وفات تک جسقدر احوال اوسپر آنے والے ہین اون سبکی
اوسے اسوقت خبر ہے وہ جو آئیگا اجمال کی تفصیل ہی ہوگا گنگوہی صاحب
آپکے دھرم مین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اتنا جاننا کہ مین فلان
فلان مجلس خیر مین تشریف لیجاؤنگا ایسا شرک تھا جسمین ایمان کا کوئی
حصہ نہین رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو کچھ خبر نتھی کہ میرے ساتھ
کیا ہوگا یہان شاہ ولی اللہ صاحب جو حضور اقدس کے ایک ایک فرد غلام
کے لیے اپنی زندگی بھر کے تمام احوال آئندہ کا اسوقت علم بتا رہے ہین یہ
کتنا موٹا بھاری شرک ہے بینوا توجروا (سوال ۲۹۲) وہابیت کے جد
امام الطائفہ اسمعیل دہلوی صاحب صراط مستقیم مین لکھتے ہین برای کشف
ارواح وملئکہ ومقامات آنہا وسیر اکنے زمین وآسمان وجنت ونار واطلاع
بر لوح محفوظ شغل دورہ کنند وباستعانت ہمان شغل بہر مقامیکہ از زمین و
آسمان وبہشت ودوزخ خواہد متوجہ شدہ بسیر آن مقام احوال آنجا
دریافت کنند وباہل آنمقام ملاقات سازد کیون گنگوہی صاحب ذرا آنکھ
(ای توبہ آنکھ کہان تھی) کان کھولیے سماع موتے ضرور حق ہے اب تو آپکو بھی
آپبیتی ہوکر کھل گیا ہوگا امام الطائفہ کی سنیے کہنا تو خود محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم کے لیے آپکی وہ تنگ گلی کہ دیوار پیچھے تک کی نہین جانتے
زمین مین گنتی کی جگہ مجالس خیر پر انھین اطلاع ہو تو خدا کا شریک ہوجائین

بینوا توجروا (سوال ۲۹۳) وہابیہ ہند کے امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی صاحب
صراط مستقیم میں لکھتے ہیں برائے کشف ارواح وملائکہ ومقامات آنہا وسیر امکنہ زمین
وآسمان وجنت ونار واطلاع بر لوح محفوظ شغل دورہ کند وباستعانت ہمیں شغل سیر مکانہا
از زمین وآسمان وبہشت ودوزخ خواہد متوجہ شدہ بسیر آں مقام احوال آنجا دریافت کند
وبا اہل آں مقام ملاقات سازد کیوں گنگوہی صاحب ذرا آنکھ (سے توبہ) اگر
کہاں تھی یہ کان کو ایسے سماع ہوتے ضرور حق ہے اب تو آپ کو بھی آیہ میتی ہو کر کھل گیا
ہوگا امام الطائفہ کی سنیے کہاں تو خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے لیے آپ کی راہ تنگ تھی کہ دیوار پیچھے تک کی نہیں جانتے زمین میں گنتی کی
جگہ مجالس خیر میں اونہیں اطلاع ہو تو خدا کے شریک ہو جائیں اور کہاں آپ کے
امام جی کی یہ فراخی کہ اپنے ایک ایک چیلے کو تین تالوں سو جھا رہے ہیں
اور وہ بھی اپنے اختیار اپنی تدبیر سے آسمان وزمین بہشت دوزخ سب مٹھی
میں ہیں جہاں چاہیں سیر کریں وہاں کے ساکنوں سے ملیں وہاں کے احوال
دریافت کریں۔ کہیے یہ کے لاکھ شرک وکفر کی ہیولیں ہے کہ یہ تم کا زیادہ کیوں
کون دن تعلیم ہے۔ یا اعتقاد یہی ہے کہ اپنے گرو کی بات اور اس کے چیلوں کے خاطر تو
سب کلیجہ سکے ہیں آنکھیں نہیں ورنہ اون کی گھنٹہ کتھی غیظ غضب آگ جلن جو
کچھ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے گرو جی کے چیلے گرو جی کے
سکھائے سے وہ اٹھکر جائیں کہ اپنے اختیار سے تمام زمینوں آسمانوں جنتوں
دوزخوں سب میں جہاں چاہیں اٹھے کھیلے پھریں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
وسلم چند جگہ زمین پر مجالس خیر میں تشریف فرما ہوئے اور شرک ہوا کفر کا سو کھ

کون دھرم ہے عجب کہ آسمان پر بھاری پہرا ایسے چودہ سو برس سے کہ قریب گزرے علم
انکے گروہ کی فریاد پہرہ توڑ کر گزر جائے بلکہ خود پہرہ والوں سے ہاتھ ملا آسمان کے دروازوں پر
شہاب چھوٹے تھے تارا ٹوٹے گویا خدا کا ملک بھر اونکی نانی خالہ کا گھر ہے یہ کون دھرم ہے
کیوں تھانوی صاحب تمام ائمہ و اولیا و علما درکنار صحابہ و انبیاء و خود
سید الانبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت کبریا عز جلالہ علیہ وعلیہم الصلاۃ والثنا [illegible]
[illegible] کہیں یہ تو آپکا آسان ہی ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی
نسبت کیا آپکا قرآن ہی انہیں کبھی جانے دیجئے آپ [illegible]
کی کیا گنجائش ہے یہاں تک کہ [illegible]
کہئے [illegible] کے گروہ کا کفر کے کیوں [illegible] آسان ہے

[illegible]

كذلك العذاب ولعذاب الآخرة أكبر لو كانوا يعلمون ○ وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون ○ وخسر هنالك المبطلون ○ وقيل بعدا للقوم الظالمين ○ سبحن ربك رب العزة عما يصفون ○ وسلم على المرسلين ○ والحمد لله رب العالمين ○

كتبه عبده المذنب احمد رضا البريلوي
عفي عنه بمحمدن المصطفى النبي الامي صلى الله تعالى عليه وسلم